گلدستۂ سہروردیہ جلد پنجم

فنافی الشیخ

معرفت: شیخ سلطان بدسگام

از دفتر ندامت فناء فی الشیخ

GH. MOHD RAJEEDA
Tefseeri Sultani
Dialgam (Isld.)

بزبان فقیر غلام محمد رجیدہ دیالگام

١٦ جولائی ٢٨١ء

ہمدرد و خیر خواہ طالبِ دُعاء

Note
This book is RePrinted in the selfia press Qazigund (Ang.) included Sendi Raheem Sahib

ڈاکٹر صنم علی ماگرے

زوجہ محمد قیصر بنگلور

گل دستہ سہر وردیہ جلد پنجم

فنافی الشیخ

معرفت: شیخ سلطان بدسگام

از دفتر ندامت فناء فی الشیخ

بزبان فقیر غلام محمد رجیدہ دیالگام

ہمدرد و خیر خواہ طالبِ دُعاء

ڈاکٹر صنم علی ماگرے

زوجہ محمد قیصر بنگلور

فہرست

گٔرثم	کیاہ	کتہِ
۱	سُلطان وستہِ فقیر رحیم حیب	۱
۲	تاثیرِ ہجر	۲
۳	تقاضایِ تواریخ	۸
۴	خستہِ دِل آہے	۱۱
۵	توجہِ بدگارِ الٰہی	۱۳
۶	شوٗبیاہ تراوُن غاٗرسٕ گن	۱۵
۷	بابہٕ رٔحم پیر روحی سُلہ حبیب	۱۷
۸	تعارُف سُلطان	۱۹
۹	میانہِ سُلطانہ	۲۰
۱۰	یک نگاہے	۲۲
۱۱	تھوٗ دتُل نقاب	۲۳
۱۲	سلام بخدمت پیر	۲۵
۱۳	سوال	۲۸
۱۴	دل مہِ پھلِم	۲۹
۱۵	کشمیری غزلیات سے	۳۰
۱۶	الغیاث	۳۲
۱۷	پایے	۳۳

۱۸	ندامت	۳۶
۱۹	مسہ رُوشوم	۳۷
۲۰	یؤت سنگ	۳۸
۲۱	دِل چھُم نالان	۴۱
۲۲	سرِ سُلطان العارفین	۴۲
۲۳	مےٗ چاوان	۴۴
۲۴	نظر	۴۷
۲۵	مومن کی پکار	۵۱
۲۶	سکھلائی نماز	۵۲
۲۷	یا چستی	۵۳
۲۸	میانہِ سُلطانے	۵۴
۲۹	کُس ستم	۵۸
۳۰	کارِ رند	۵۹
۳۱	فقیر کی دُعا	۶۰
۳۲	زُولنم خونِ جگر	۶۲
۳۳	اجنبیوں کے اندیشے	۶۳
۳۴	سودا	۶۴
۳۵	بچوں کی پرائیر	۶۵
۳۶	لامکانےٗ اللہ	۶۶
۳۷	قطعات	۶۸

سلطان

(۱) وہ جسد وروح جو ظاہر رشتہ داری سے بے نیاز ہو۔

(۲) جو مادیت کے درپے جُھک نہ پائے۔

(۳) جو ظاہری لباس کے ہر نیچ یا اونچ پہناوٴ میں یکسان مزاج ہو۔

(۴) جو ردِ خلق کرتے کرتے خلایق میں گھر کرتا ہو۔

(۵) جو کسی گھر میں نہ جا کر ہر خانہ کے فکرمندمیں دست پہناں رکھتا ہو۔

(۶) جو عوام سے دور رہنے کی کوشش میں ہو لیکن عوام درپے ہو۔

(۷) جو اپنے نام پر مادیت کمانے کی نفرت اور متہاری بھی ہو۔

(۸) جسکے ہر سانس اعمال کے بناء عوام میں دخل ہوں۔

(۹) جسکے ساتھ بعد روپوشی ہر طالب دل ندامت کا دل ٹھکانہ ہو۔

(۱۰) جو ظاہری سجاوٴ سے مخالف اور باطن کا آہنگر ہو۔

آسان نہیں بشر سے جنسیات کھا جانا
جس نے رام کیا فقیر کہلائے

(رجیدہ پیر بابا)

میانہِ زٕخمکو مرہم گارٕو
شب ترٕو حضرت بَل

(کلام سلطان صاحب)

تاثیرِ ہجر

وَتھ ہَز تھوڑ مَستانہٕ سُلطانٕ پیروٗ
کوٗت کالا بِنھیک آستانٕ پیروٗ

چانٕہٕ مایہٕ ژھایہ نوٗ چھم مشان میہٕ
وٗنی اُوسوٗکھ ژیٖلی گرھزان پیروٗ

جلالہٕ چانے سِہہ اَسی نتھان بےٚ شک
کوٗتاہ جلال گوٗکھ شرھپان پیروٗ

سرِ راہ یہٕ کھیوٗل چھوٗی کران ژھولہٕ بس
شب وَ روز اُوسوٗکھ یہٕ رَچھان پیروٗ

ہجروٗک یہٕ سینہٕ سوٗختہٕ گوٗ بے ہوٗش
اَچھی ہَز چھم لوٗسان ژِے وٗچھان پیروٗ

تھزروٗک مقام اُوسوٗکھ گارَان ہر دَم
یوٗتاہ سوٗن کیا زہ گوٗکھ چھینڈرَان پیروٗ

امارُک یہٕ سینہٕ وٗتموٗت چھُ پھٹتھس
چاک دِیتھ ہاوِھہٕ سیاہ نِشان پیروٗ

تاب کتہٕ اُوٗنت روٗدکھ تنِ تنہا
زانہٕہ تہٕ نوٗ اُوسوٗکھ یہٕ یِعَہان پیروٗ

نالوِی چانے شوٗب آس بنان رِندَن
پامِنی وُنی لگوٗس عشقہِ ران پیروٗ

گمی اوٗن مَجال چانے جلال وَ جمال
کوٗچہِ کوٗچہِ سوٗدا گار شرُینہ دَان پیروٗ

چاڑ سوٗ ما کِرو چھو وُلمت نال
فقرؤک یہِ شان گوٗ پَشیمان پیروٗ

زَمانکیوٗی غائیلو گری سبھَاہ پامال
توٗیِ سُلہِ روٗدُکھ پنہان پیروٗ

یاد پآوٗ یاد پآوٗ وعدہ نتہِ ما چھوٗس بُرباد
اَکھ شباَہ بنیوٗم وَصلہِ اَرمان پیروٗ

تیوٗتھ میہِ بَنتم یُتھ ژہ پیرِ روٗحی رَحیم
نَتہِ ماہ سحرہ وِردَات گوٗھن اَرزَان پیروٗ

کو نیرکہِ گنجۂ چانیک ساَرِی بےِ خبر
کاَنسہِ نُو فِقرِہ مؤیوک بوی نِشان پیروٗ

چھوٗس بہُ چانہِ مُلکوٗک زرِ زرِ راز دَار
ہیتھ نہَ ژھایہِ تھاوِہم کانہہ جہان پیروٗ

نفسِ شیطانَن کرِٕی ءکتی فلوٗاہ
چانہِ ناوِہ بھنگ وَ چنگ بأگرأن پیرٕ
چھوٗی وُجوٗدُک قسم میہِ بن موٗجوٗد
تیغِ فقر روزِہ برٕنٛوہ لان پیرٕ
اَبرٕچے ژھلیہِ تَل کِہے اَفتابٕ
رجبیدٔ ماہِ تاب سلطان پیرٕ

18.6.97

سلطان ظلّ اللہِ فی الارض

ستم رسیدوں کی موئے موئے شعلہ فشان
اکِ چنگاری جو بھڑ کے خرمن کو جلادے
زمانہ کی آندھیوں میں کس کروٹ سہارا لیں
مادیت کے پروانوں نے ارض پُرخار بنادی
اے درویش نازونعِم فکر تجھے دنیا سازی کی
کیا کچھ خبر نہیں تجھے ارزاں کربلاء کی

آپ متقدون کیلئے دنیائے عشق خودی کے جستجو میں گلدستہ مناقب کی چار جلدیں اشاعت داجراء کیں جن میں بندگی کی زنجیروں کے حروفِ علت بجتے ہیں۔یہ حقیقت ہے کہ جتنی نزدیکی بخداراہ ملے اُتنے ہی کھٹن آزمائشوں کا باب کھلتے رہتا ہے۔تواریخ کشمیر میں ۲۰ویں صدی کے آخری دھائی کا دور واحد القہار کی اعلان حشر ہردم پھر خضر حق کی تعبیروں میں ہر جاندار کی پلکیں منتظر اسلئے اس مادیت

اور قتال کی حدِ انتہا کشش میں منازل عشق کی کتاب کھولنا جنگل میں شرع لاگو کرنے کے برابر سمجھا جائے۔ لیکن پھر بھی ناامیدی نہیں ہوسکتی۔ طالب عشق پنہاں گاہوں میں کہیں نہ کہیں سر چھپائے قدرت سے امیدِ شکوہ میں بسیرا رلے ہے ہیں۔ مادیات کی آزیانہ غلبگی پھر واردات زمانہ نے فقیر سُلہ صیب کی شاہدہ کردہ فقر کی کتاب دھیمی کردی۔ خود اپنے دور میں ادائے متنفری سے وضع روپوشی عقل پر تیز کلہاڑی کے برابر تھی۔ حق تو یہی ہے کہ اسکے دستور فقر کو جو تذکیہ تدنفس و تعمیر روح کی روشن عمل تھی۔ سلطان کے پردہ کے پیچھے جاتے ہی شکم پرور اور عیش پرستوں کے دعویٰ باطل کرنے سے اصل کو مسخ کر کے اپنے من پسند نقل میں تبدیل کیا گیا۔

توریخی بدقسمتی ہے جو سراسر یہ مشاہدہ ہے کہ سُلہ طبیعت جلالی کے فقیر کو اُس دور میں کوئی بھی فرد فقیر کی پہچان یا تعلیم روحِ عشق میں اسکے صحبتی دامن پیرہن کے کونہ تک کا بھی رسائی حاصل نہ کرسکا جسکے نتیجہ میں سلطان کی پوری عمرِ فقر کی کوئی ذرہ یا نشانی یارمز تک موجود نہیں رہی۔ بعد روپوشی سال ۹۰ء کے بعد آج تک کے روز برسی سوائے مادیت کے کچھ نہیں پایا گیا۔ اور نہ ہی اسکے ماضی کے دائمی معتقدوں کا حلقہ سنوارنے کی شوق کسی کو اُبھری سب رنگے سیار ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنوائے رہے۔ اور مادی اغراض کے بناء لذیذ نعمتوں سے داعی فقیر جمے سجتے بنے اور اس تلخ حقیقت کو تسلیم کیئے بغیر رہے۔ اس طرح شانِ فقر کوروحی تناظر کے درویش سلطان سُلہ حیب کو عمر سلطان سے بھی بعید کردیا گیا۔ افسوس آنے والی نسلوں کیلئے مقبرہ سوائے خانہ درویش کے نشانِ سوالیہ بنتے جارہا ہے۔

یہاں جب منازل سہروردیہ کی بُو تک کوئی سونگھ نہ پایا تو اسکے مشن کو آگے لے جانے کی تو بات ہی کیا۔ یہ بھی سخنِ حسرت ہے کہ جو معاش دنیا میں بے بس ہوگئے تھے۔ یہاں اس غرض سے آخری ایام سُلہ صیب کے قدم ٹھہرائے سائل

نظر آئے۔ بعد روپوشی سلطان کے یہی لوگ رنگے سیار بن کر چونٹیوں کی طرح پھیل گئے۔ خوب موقعہ پا کر دین توحید کے عشق کی راہ میں باعث توہین بنے رہے مقعد غرض تو یہی ہے کہ آنے والے زمانہ کے ادوار میں اس فقیر گُم نام کی اصلیت منصبہ گُمنامی یا خانہ درویشی یا گونا گوں بدعات کے ماخذ نہ گنوایا جائے جیسے فتویٰ، بنگھ نوشی، عوامی سنگیت خانہ بدوش درویشی ذریعہ جاہ مال کی ہوس پرستی واردات کے مبدل اغراض دنیا کی راہ نہ نکالی جائے۔

دیکھا ہوگا کہ فقیر سلطان خالص خاک نشینی سے اسکے جلد پوست پتلے ہوئے تھے۔ کاروں اور بنگلوں میں عیش پرستی کے صوفوں پر لذات پرستوں کی کونسی ناپاک زبان اس سوختہ پیکر سے نسبت ورربط دعویٰ کرنے کے اہل ہوسکتے ہیں جلالی سیف کرب ان پر وارد ہو۔

اس مسلمہ دستور سے کون منکر ہوسکتا ہے کہ صحبت مرشد اور وہ بھی خلوص میں برائے ہدایت راہِ حق کیلئے کچھ نہیں تو باراں (۱۲) سال صحبتِ مرشد سفر اول کی منزل سے گزار کر آبِ ندامت میں قبول بارگاہ کیلئے دل مضطر بے تاب ہوتا ہے۔ تواریخ بندگان خاص سے مطالعہ کی ضرورت میں نیکیوں کی دنیا نظر آتی ہے اور رضامندی اللہ کے ساتھ مرشد کی خوشنودی حاصل کرنے پر متازل گزرانے کے بعد تجزیہ کرنا ہوتا ہے کہ کیا اسکے روحی منازل درسلوک نصیب ہوئے ہوں۔

اسلئے وقت کے ہنر مند کسبِ معاش دردیشی کے دعویدارو۔

اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سونگھو پھر خود کو ٹٹولو۔ مت اپنی مجبوری شکم پرستی کے بناء کسی عابد و سالک یا فقیر جلالی جسے سُلہ صیب کے مرتبہ راز کے توحین فقر مت بنو۔

نظر کی کرشمہ سازی درست مگر یہ طالب کو سوختہ کر دیتی نہ کہ سگِ دنیا بناتی ہو۔ تمہیں اونچی عمارتوں میں زرداری کی آرزو ہے تو امتحان کی گھڑیوں میں آپ کا

یہی سامان ہوگا۔ پر نادان و مجبور قومِ نو کو سکر میں مت پھنساؤ۔ زمانہ کے مقتد لوگو!
ایک طرف نئی نسل کو مغربیت مزے دار ہلاکت کی طرف کھینچتی ہے۔ دوسری طرف رنگے سیاروں کے اغراض لادینیت اور تیسری طرف نابالغ توحیدی جذبات خام دین اسلام اور حیات کی بصیرت سے دور لے رہے ہیں۔ تو ان حالات میں اعتقاد کو ذریعہ معاش دنیوی میں بدل دنیا کتنی حماقت اور گمراہی ہے۔

آپ سُلہ صیب یا اور کسی مرد بزرگ کو مزے کا باپ نہ بنائیں۔ ذرا انکی تلخ اور کڑوے سفرِ دنیا کی طرف سوچو۔ شریعت کے حصار سے بچ نہ پائے کوئی خلق طریقت سلطان کو یہ یہ جامہ زیب تن نصیب ہو۔ زمانہ کے ایسے سارے طبقات سے تجویز ہے۔ جنہوں نے اپنی مادی آرزوں کی مقدر مادی تدابیر سے بنام سُلہ حیب سجائے ہیں مصنف کو اس لڑی میں مت پروئیں۔

کُلیات مناقب بہ سلسلہ سہروردی فنافی الشیخ کی ندامتی کلید ہے۔ توحیدانوں کو اسکی کھوج بلالِ حبشی یا اویس قرنی کی متابقتِ عشق سمجھنے کی ضرورت ہے۔ دنیائے فقر کی انتہا کی لا الہ الا اللہ کی شمع بصیرت نصیب ہو۔ خدائے عزوجل رحمۃ للعالمین کی پناہ گاہوں میں نگران اور سرخروئی علطا کرے۔ حق کی توفیق اور توبہ قبول فرمائے۔ آمین

سُلہ صیب متو درویش فقیر کی ۲۰ سالہ عمر فقیری جو جلالی حالت بصیرت ہوئی۔ شب و روز لوگوں میں گزری کے متعلق حقیقت بر ربط دین فقر یعنی کلی توحید کی عملی پہچان تھی۔ جہاں خود غرضی کی خوش اعتقادی نہیں سما سکتی۔ بلکہ انصاف کی کڑی ترازو اور رحم کی اپیل تھی۔ اس دریا کے دور و نزدیک شور سننے والوں میں کسی نے اسکی چاشنی کی توفیق حاصل نہ کی۔ ربط سلطان کے بہانے میں شکم پرستی رونق مادیت کے ہر طرح روغن چڑھا کر لذات کا سامان بہم کروایا۔ اچھی طرح دستور فقر کو مسخ کرنے کا موقعہ

ملا۔ راستی تلخ است کے مصداق کوئی حقیقتِ اصل سے پردہ پوشی نہیں کرسکتا۔ لیکن اے بزرگان دین کے سجائے سجادنشینو اپنی دنیاوی اقتدار اور مالدار بننے کی حرص میں دنیائے عشق وفخر فقر پر چادر مت پہناؤ جو کہ خود بخود اس راستے کے چلنے ماننے والوں کیلئے باعث شرمندگی اور دینداروں کی بُری پکڑ میں آکر تمام میدان عمل کو ریت کے پہاڑوں میں ڈوبا دیتے ہو اور کوئی آپ کی راہِ دعویٰ حیات پر ماننے کو کبھی اعتماد نہ کریں گے۔

یہ آغاز ہے لااللہ جسدی کل ادائیں الا اللہ
جب کل ہو یہی ترازو تو مسلمانی سبیل اللہ
جہاں احاطہ ہوتا کل کائنات حیات
وہاں ختم الرسل ہی پرتوشش جہات

(پیر بابا...... غلام محمد وگے۔ رجیدہ دیالگام)

تقاضائے تواریخ

زائرین فقیر سُلہ صیب کے بمعرفت تعارف سلطان اور بسلسلہ سہروردی کے فنافی الشیخ رجیدہ بہ فقیر نے جس انتہائے کمال کے اُمی شیخ کو اپنی ادراکی اور قبول محبت فقیر کے تحریری طور عوام کو متعارف کرادیا۔ اسکی نظیر بعد مخدوم سلطان العارفینؒ کے نہیں مل سکتی ہے۔

پیر رجیدؔ شیخ سلطان شد نصیب ازلااللہ
ہمچو خاکی بہ شیخ حمزہؒ وصلِ ارمان الااللہ

یہ فقیر کی ہی منزلت کا کرشمہ ہے۔ سال ۱۹۸۱ء سے شائع شدہ مناقب

سلطان کے چار جلد بزبان کشمیری اجراء ہوئے ہیں۔ عذر خطاء قبول ہے کہ جلد چہارم، میں کاتب سے چھپائی میں ہر صفحہ پر غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ کما حقہ قلمی اصلاح کی گئیں ہیں۔

جموں وکشمیر کے ذرائع ابلاغی اور اشاعتی اداروں کیلئے تواریخی تقاضاء ہے کہ دور جدیدت و مادیت میں سخت احتیاط اور کھوج سے کام لیں۔ خصوصاً سُلہ حیب جسکو سبوں نے دیکھا لیکن جانا کسی نے نہیں۔ نہ کسی کو سوائے ایک ٹکنے دیا۔ عوام سے شب وروز کی گزر لیکن اپنے افراد خانہ سے کلی دوری تالحد جاری

قابل تحسین کام جو کشمیر دوردرشن نے آج سے قبل چار سال انجام دیا۔ ریکارڈڈ تواریخ سُلہ صیب ہے۔ مقتعد کی پیاس بجھانے کے ایک بوند کے طور وہ تواریخ ہر برسی کے ایام میں "مشتہر" ٹیلی کاسٹ کی جائے بلکہ التماس ہے کہ مزید جانکاری حاصل کرنے کی آرزو میں آشیانہ سلطان دیالگام میں تواریخی ضروریات پورا کریں۔

یہ مسلمہ بات کہ محترم غلام محمد رجیدہ صاحب اوائل عمر سے ہی زنجیر باطن سے وارد باذن اللہ بدستور ہیں۔ اسکی پنہاں اور یکتا زندگی محبت شریعت وطریقت اصحاب کے نذر ہوتی جاری ہے۔ خصوصاً فقیر سُلہ صیب کے جنکے آشیانہ دیالہ گام میں موجودات فقیر ملاحظ تبرکاً محفوظہ ہیں۔

محترم رجیدہ صاحب کی دنیاء تحریر میں نادرات کا بہت مجموعہ ہے۔ خصوصاً فقیر سُلہ صیب کی صحبت میں گزر کردہ زندگی اپنی الگ سلطان کی پوری سوانح حیات مکمل کر کے محفوظ کی ہے۔ اس سے قبل ادوارہ میں بذبان اردو اور کشمیری غزلیات مناقب براولیاء کشمیر خصوصاً بسلسلہ سلطان سہروردیہ۔ نثر میں فقر کی بے رُخی، واردات کشمیر وغیرہ تحریری کُتب کی صورت میں طلب زمانہ کے منتظر ہیں۔

اس پارچہ میں رجیدہ صاحب کے مختلف کلیات سے غزلیات بطور سرِ صوفیاں لئے گئے ہیں۔ جن سے بندہ الٰہی کے بندگی میں منازل سوختگی کا برملا اظہار واعتراف ملتاہے۔ جیسا کہ سابق مناقب کے بیان میں واضح کردیا گیا کہ تمام تر مناقب فنافی الشیخ شیخ وفقر کی مرغوب غذا اور منوانے کا وسیلہ رہا ہے۔ اکثر انکے ہی مطلع کی تکمیل طالب ہے۔ لہذا علم وعروض کا علمی پیمانہ جام ندامت کے شرط نہیں بنی اور ظاہری طور کے اُستاد کی منع رہی۔

ذات سخنور محترم رجیدہ سُلہ حیب کی پوری دنیا میں عملی نمومہ فقر ہے۔ اسلئے معتقدان کومحبت سلطان اور راہ ھدی کیلئے ابھی وقتِ اصلاح میسر ہے۔

خدائے کریم ہم سب بندوں کوتوفیق تلاش حقیقت سے فیض یاب کرے۔ نسلِ اسماعیل کی تعبیر حق نکلے۔

طالب رحمت یزدان

بشیر احمد طالبِ ہدایت

بابہ رحمِ درنیوہ داردجسدی مقام

طالب رحمِ شیخ سلطان دربدسگام

طالب سلطان بارموذات درہ دیالہ گام

یعقوب رحمانی برنٹی

رحیم حیب
پیرِ ناظم صاحب دے بوسہ جسنے لیاں ہیمشہ رجوع وحاضری دی گئی
اور لڑکی اھلیہ مفتی سعید لیاں دی گئی تھی

Included in NEW Reprinted Addition

1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سند فقیر رحیم صاحب المعروف ہندہ بہ تحقیق رسیدہ بزبان عبدالقدوس موئجہ خال اننت ناگ حصول دعا فقیری کے تجسس میں شمالی کشمیر کے علاقہ لار موضع کنگن میں ایک چوپان گھرانے تک سونگھتے ہوئے اس گھر کے ایک کمسن جوان نیم برہنہ مجذوبانہ حالت میں گھر والوں سمیت آبائی پیشہ (بھیڑ ریوڑ) پالنے کے دور چراگاہ میں ان کے اس چوپان زادے سے ملاقی ہوا - اس مجنونانہ حالت میں اسے بالبصیرت پاکر بہت مدت تک جاتے رہا - لیکن اسکے روحانی عالم اور پیدائشی مقبولیت سے تمام نا آشنا اور بے رغبت تھے -

اس کے ارشاد پر غلام رسول موئجہ خال کے بیٹے عبدالقدوس نے ہاکورہ بدیسگام (اسلام آباد) میں ایک چھوٹی سی دوکان کھولدی جس کے بدولت ترقی کرتے علاقہ میں ایک مہاجن "خواجہ" کے طور ابھرا -

مہاراجہ ہری سنگھ کے آخری دور میں چوپان فقیر منازل روح طے کر کے حالت جسم میں پاتے ہوئے محترم خواجہ غلام رسول نے اسے گھوڑے پر سوار کر کے دولہے کی صورت میں اپنے گھر اسلام آباد پہنچایا - یہاں سے اپنے نئے جائے رہائش ہاکورہ میں اپنا مہمان خاص بنوا دیا بہت عرصہ تک یہاں قیام فرمانے کے بعد علاقہ دیوسر کنڈ کے ایک گاؤں ڈنٹنگو میں بہ رجوع نور شاہ بغدادی کے کئی مہینوں تک رہ کر واپس مڑتے ہوئے ممہ رشیخ کے گھر ناواہ (قاضی گنڈ) میں پناہ لی تھی - انہیں فقیر کی خدمت نصیب رہی - جو آج فقیر کے دہلیز کے نیچے طرف مدفون ہے - فقیر کی حالت یوں تھی :-

روحی مستی فنداوس فنا فی اللہ
جیدی ازاہ اوس لستوندرہ غذا
الھن واجہ اونگہ ژاٹ لاپروا
مژہ بیٹ کیم آس ذکر اللہ
درحیال جبس اوس رحیاں للہ
بابہ رحیم چھُ نن فضل اللہ

(رجیدہ)

آخر اسی گھر میں آخری سانس چھوڑ دے۔ اِنا للہ وَاِنا الیہ راجعون
اپنے ہی ماقبل وصیت کے مطابق اسی ریتی پہ دائمی پناہ لی۔ یہ روز ۵ر دسمبر
سنہ ۱۹۴۳ء بمطابق ۸ر ذی الحج سنہ ۱۳۶۲ھ سوموار صبح چاشت
سنہ ۲۰۰۰ بکرمی۔ اس کے مطابق ہر سال فقیر کی وصال برسی پورے
اہتمام سے منائی جاتی ہے۔ اس مہر فقیری کی سپردگی منتقلی تا
تقسیم ہند منتظر ٹھکانہ رہی۔ بعد سنہ ۱۹۴۷ء کے بہ اجازت باطن جوا لگی
ایک کسان شکر شیخ بدرسگامی کو عطا کر دی گئی۔ باذن اللہ اور بہ
عملی امانت بہ سلسلہ سہروردیہ سنہ ۱۹۹۰ء اگست تک عیاں تاباں رہی۔
"مفصل حال در سوانح سلطانی (از جی۔ ایم۔ رجیدہ دیال گام)
پھر اس رہبری پیر روحی اویسی کے تصدیقی کلمات خود متو سلطان
صاحب اپنی پوری عمر میں اعلانیہ پکارا تا کہ میں شکلہ صاحب بہول "چوپان"
ریوڑ کی رکھوالی کا امین ہوں۔ اسلئے وہ زائرین جو سلطان کی جلالی
و جمالی حالت کے چند لمحات پائے ہوں۔ وہ سنے اور سمجھے ہوں۔
از تحقیق در صحبت سلطانی۔ قاصد دو رحیم و شکلہ صاحب
غلام محمد وگے رجیدہ بیٹھ دیال گام

ملاقات رحم

میرے دادا رزاق بٹ کے دور میں رحم صاحب جلال و جمال کی حالت میں گردش دور و نزدیک کے عادت اپنی کسی کے گھر نہیں ٹکتے بلکہ اپنے ہی ڈھیرے پر آ کے جمتے لیکن ایک روز موضع چنڈی سے واپسی پر میرے دادے نے شوق جھگڑے میں لایا تو ہمارے مکان کے سہ منزلہ پر آ کر چوپائی سیٹی اسطرح بجا دی کہ آر پار گاؤں تک پہنچی پھر تیل کھوتو - بیل کے حوالہ جات دئے - اسی ارشاد پر ہم نے یہ پیشہ اختیار کر دیا اور معاشی ترقی کے ساتھ مزید ہدایت بھی نصیب ہوتی - اس کراماتی شکرانہ کے طور اب کے دور میں فقیر کا تواریخی پہلو برائے زمانہ کے باسند پیش کرنے میں اپنے استاد محترم غلام محمد صاحب کے اس گلدستہ کے تعاون سے فیض یابی پاتا ہوں -

امید قوی ہے کہ دور ٹیکنالوجی کے ابلاغ رسائی میں خصوصاً کلچرل اکادمی مددگار ثابت بنے -

مقبرہ فقیر کو اوقاف کے بحوالہ اسکے ماضی کے خادموں سے جڑ کر رنگے سیاروں کو اٹھنے کا موقعہ نہ دیں -

باشندگان نینوہ
بذریعہ غلام حسن بٹ یارہول

شکریہ

میری اتنی مجال نہیں کہ میں اس کتاب کے اعراب کی درستی یا تنقید لکھوں - بس مجھے ناچیز کو شامل دعا کیجئے - آپ کا پارینہ ساتھی

عبدالحمید بٹ ساکنہ بدسگام ریٹائرڈ ملازم اریگیشن ۲۰۰۵

تجزیہ

دنیائے عشق و تصوف کی گہرائیاں حدِ انتہا سے بعید ہیں
کتنے اس دُنیا میں آئے اور گئے بحوالہ تواریخ اس دورِ مادیت
میں جذبہ دین پھر کراماتی الشان یعنی فقراء کے پہچان میں
زندگی کو وقف کرنا ایک عنقا ہی دلیل سمجھتے ہے۔ خدا کرے
کہ ان کے لازوال بصیرت کے طفیل ہدایت اُخروی نصیب ہو جائے
اور شرک و بدعات سے بچا کر خدمت فقرا کی توفیق کے ساتھ
دین کی پیروی نصیب ہو جائے۔

طالب دُعا خیر

ہم مجلس سلطان صاحب دراوے مناقب رحیمیہ
رحمانی محمد یعقوب خان برشتی ۔ غلام محی الدین صوفی وارث

خستہٕ دِل آسے

۱۔ دَردَر بادٕ شاہِ سلطان

۲۔ شٕبیاہ ترآوٕن میہِ غاَرس

۳۔ بِابہٕ رحم

۴۔ سہَل چھاہ مَرتبَے

۵۔ حاَضر ژِہ میوٗنوٗی جان

۶۔ نِگاہِ شاہ سُلطان یک نگاہِ

۷۔ بےِتاب گوٗس عالِی جناب

۸۔ ذِکر واَذ کاردآیم

۹۔ کٕلید گنجِ سُلطان

۱۰۔ سلام بٕخدمت پیٖر

۱۱۔ مَن سرَہ کے دَلا وَرُو

۱۲۔ کیاٚ ژِہ چھوٗی میوٗنوٗی ملاَل

۱۳۔ سُلطان تُل وٗنی قلم

۱۴۔ کمَ سناہ گلوِتھ اُنوٗس

۱۵۔ نظرَ جوٗد جہاں پٕہ

۱۶۔ الغیاَث یا سُلطان خوٗبان

۱۷۔ دَربار چوٗن أسی آیے

۱۸۔ اَے آبہٕ رَوان گژھتہٕ

۱۹۔ بوٗہَز چھُس خستہٕ گوٗمُت

۲۰۔ مہ رۄشۄم ژہ چھکھ سُلطان

۲۱۔ یارٕ وَنتم کیاز لۄگُتھ

۲۲۔ ہَر دہ رۄچھ

۲۳۔ دِل چھُم مہِ نالان رات دُوہ

۲۴۔ مے چاوان سرِ سلطانُ العافینؒ

۲۵۔ مہ سہ رۄش

۲۶۔ مہ سہ رۄش

۲۷۔ طالبِ سلطان ہوں خُدا اچھا ہے

۲۸۔ یُد وَ ے نظر کرہکھ

۲۹۔ سبز پۄش سُلطان

۳۰۔ پرواز کر جاؤ

۳۱۔ سکھلائی نماز

۳۲۔ یا محی الدین چستیؒ

۳۳۔ میانہِ سلطانہؒ میانہِ سُلطانے

۳۴۔ سُلطان کشمیر بۄ زمیائی سیر

۳۵۔ سلطانؒ کشمیر جلوہ گر

۳۶۔ کاسہِ سلطانؒ خوُدا ٔرِی

۳۷۔ یئنے رۄٹھُم

۳۸۔ چھیڑ کنا جانتا ہوں

۳۹۔ فقیر کی دُعا

۴۰۔ زد لنم خون جگر

۴۱۔ اپنا ہی اپنا

۴۲۔ سودائے سلطان

۴۳۔ بچوں کی پریئر

۴۴۔ لامکانے اللہ
۴۵۔ سلطان چھکھ نامدار
۴۶۔ قطعات

توبہ بدگارِ الٰہی

خستہٕ دِل آسےَ بہُ فریاٗدی اَے کریم
تھاوِتَم کن پیوٗس اُفتادِ اَے کریم
مَس کنت گیٔی مہِ تلُانی کوٗت کال
پائمِال آسےَ بہُ لارَان اَے کریم
کیاٗہ وَنےَ کوٗتاہ سفرَ پیوٗم کرہوٗٹھ گوٗم
ہوٗشہِ روٗش پیوٗس مژ سرِ رَاہ اے کریم
ذردَہ گیٔم بدٔنہیٔ ٹیٔی گس وَنےَ
رَد بوہ گُرتھَس کوٗہ ژہ عاجزاے ہیم
سایۂ ژھارَان گوٗم یئٔی کال بوٗزِ ھتم
سینہٕ سوٗختہٕ چوں کباب چھُم اَے کریم
گوٗم کیاٗہ مہِ رَاہ یوٗمتاہ کیاٗہ کھوٗتم
مژ جہانس پامہٕ ذَد پیوٗس اَے کریم

کوہِ بہ آیُس کوہ بہٗ زاپُس درسرایے
فِکرہ کرٕی کرٕی مانژہ کرِپل گوٗم اَے کریم

ساروِے تردُوس دٕکھ زد آس بوٕی
کیاہ ہیکھاہ یہِ ہیت بار ژالتھ اَے کریم

لوٗکچار اُوسُوم مُصیبت کیاہ شباب
زالھ کمِہ لگُسُس کوژہالی اَے کریم

چھُس بہٗ رَجیدٖ پرٕسی بُوٗوم یہِ حال
اِمتحانو ہیس مہِ نیوٗ ہَم اَے کریم

31-03-1974

دَربارِ شاہ سلطان ؒ سائیلے لا اِلٰہَ الا اللّٰہ
عاجزم خواہند یاھُنان سائیلے لا اِلٰہَ الا اللّٰہ
دُھوٗدَییے عاصیم سوٗختہٕ جان شُد کمرخم بردَرت آستان
صِیقلے بصر ما یاحنان سائیلے لا اِلٰہَ الا اللّٰہ
دردِلم نورِت شُدُن تابان دیدہ من واہ شُدن بحرعرفان
اَز وجودت جسد روح دراماں سائیلے لا اِلٰہَ الا اللّٰہ
تبہ کارم شدم بس ناتوان خونم مے چکداز دیدبے زبان
رجیدٖ منتظر سوے رحمان سائیلے لا اِلٰہَ الا اللّٰہ

شُو بیاہ تراوُن غارس گُن پتُن سر

شُو بیاہ تراوُن مہِ غارس گُن پتُن سر
مہِ یُدوے خاصہِ سلطان خاص رہبر
کران اُسی سُجدہ لا چانےِ دفتر
شُو بیاہ تراوُن مہِ غارس گُن پتُن پر
یُہی رنگر وانئے یوُہ ژنگنہ آسے
اُشے ہوت جامہِ ہیتھ پھیرا بہ دردر
شُو بیاہ تراوُن مہِ غارس گُن پتُن پر
مُلیت چھم خاک چانےِ کوُچ سراپاء
ڈِیکس چھم نقش اُمیکوی چوِنہ زیباہ
یُمیِ خالئے یوُ پھیراہ خدشہِ بازر
شُو بیاہ تراوُن مہِ غارس گُن پتُن پر
جلا لکہِ کھومبہٗ موُنڈِتھ پوٗس میوٗن زرزر
مہِ رُوس نزدیک ذرِوتھ نئے کانتہِ اک زر
شرطِ کرِتھ پالہِ نوٗوتس تادِم اُخر

شُوبیاہ تراؤن مہِ غاَرس ئُن پئُن پرَ

مہِ کرئ چانہِ عُشقہِ دفترِ کاسہِ گدائی

کمر خم اَشکہِ ترَ لیکھتم وُفائی

رَوا پھیرؤن چھاہ میوٗن چوں گداگر

شُوبیاہ تراؤن مہِ غاَرس ئُن پئُن پرَ

طوَافِ کعبہِ واعدہ پوٗلوٗم مہِ بہتر

جسد دَر غار تھوٗتھ روحِ مہِ بن سراسر

سفرَ برَپاء تھاؤن چھوٗنہِ دُستوٗرِ فقیر

شُوبیاہ تراؤن مہِ غاَرس ئُن پئُن پرَ

مہِ تھاؤمژ زِندگی ژِے ہموار گرُر

یِناہ دُونگیار ظاَہر گژھ برَدَر

بہِ دُنیا پوٗرتھاوُم باَطن رِہبر

شُوبیاہ تراؤن مہِ غاَرس ئُن پئُن سَر

شہوٗد میوٗنوٗی ژِہ موٗجوٗد چھکھ سرَاسر

پذیاہ سیِرَن مہِ تھاؤن زاَنتھ دوٗرِبر

شِیاہ رَجیدس شاہ روٗز برابر

شُوبیاہ تراؤن مہِ غاَرس ئُن پئُن سَر

سلطان صاحب کی دورویشانہ مجنونانہ اور ادائے متنفرانہ حالت پاکر کوئی آڈھ دھرنہ اسکے باُمرشد ظاہر و باطن کی قیاس و گمان نہیں کرسکتا اور یونہی مجنونانہ صورت تصور کرتے لیکن ذی ہوش باطن لوگ مجھے سے اسکے متعلق استفسار کرتے۔ یہ سِر باطن مجھے سلطان نے عملاً واضع کردیا تھا جسکے ظاہر و باطن شواہد کے مطابق پر اول شرعی عزیز صاحب مرحوم آڈھو ھرنہ اور بعد وصلِ باُطن کا رحم چوپان یعنی بابہ رحم المعروف (پند) کہلائے جاتا۔ پیر روحی نصیب تھا جسکے اتباع میں سُلہ حیب بڑی لمبی چوپان سیٹی بجایا کرتا اور آخر تک خود کو سُلہ پہول کہتا تھا۔ یہ تاریخی منقبت اسکے منشاء کے مطابق میں نے لکھا اور سُلہ حیب نے تصدیق کی۔ ۵ دسمبر ۱۹۱۲ء تاریخی وفات رحم

See P NO 1

2000 بکرمی 1943ء =

بابہ رحم پیرِ روحی سُلہ حیب

ہرِد روس بہار دِیم شئیا اَللہ

بابہ رَحیم چھُ نوُن فہل اَللہ

شیخ حمزؑن بخوش نیس بوُ ڈ سیل گاہ

بابہ رَحیم چھُ نوُن فہل اَللہ

آو خوُد در وجودِ شیخ سلطان

درشہوُد باُگران باُطیک خان

دائیم چھُ حیات بسمِ اللہ

بابہ رٔحیم چھُ نوُن فضل اَللہ

پٔر رُوحی چھُ پٔر سلطانس

بعدِ خوُد گرٕ یِکھ دٕزھین جمالس

وَقتہٕ یِکس رَاجس! اوُس بوٚسہٕ گاہ

بابہ رٔحیم چھُ نوُن فضل اَللہ

پانہٕ روٗزِتھ نہاں نوٗن چھُ سلطانؒ

طالبس ہر سوٗ چوٗنہٕ جران

ناوٕ تِٹیم تھوٚد تھِکوٚن اَلحمداللہ

بابہ رٔحیم چھُ نوُن فضل اَللہ

چہار سوٗ اوُسوی سجدہ دِیوان

تھزر اوُس شرحس پوٗرہ دِیوان

مٕز طریقت چھُی نورِ اللہ

بابہ رٔحیم چھُ نوُن فضل اَللہ

سلطانؒ بیناہ تٔس کرٕان گھ

سلطانی عطاء یا حشمت

بعدِ رِیشان فقرِ فخر اللہ

بابہ رٔحیم چھُ نوُن فضل اَللہ

یَت زَمانس مِلتھ شُکر اللہ

جاء یم پتہِ رئِٹی رحِم اللہ

دَرنیوہ گنج چھُوی خوانِ اللہ

بابہ رئیم چھُ نوُن فضِل اللہ

نیٚسٕ رُ گُر پیٚرن از سلطانؒ

نوٗرس مشتاق سوٗری زمان

رجیٖد دِیالہِ گاٗمی قُم باذن اللہ

بابہ رئیم چھُ نوُن فضِل اللہ 78=01=09

(۱) مہاراجہ کشمیر اسکی خدمت میں حاضری دیا کرتا تھا۔

(۲) مجذوبی جسد ہوتے ہوتے ہر سوجدے دیا کرتا تھا۔

(۳) باباھردی ریشی کے بعد اس علاقہ میں اسکا فقر مُستند رہا۔

(۴) قاضی گنڈ کے نیچے ایک ٹیلے پر کی بستی

تعارُف سلطانؒ

سہَل چھاہ مرتبہ سلطانؒ زائن

بُن پناہ اُچھِن ہُند گاش مائن

وَنے کیاہ کوٗت عاٰلی شیخ سلطانؒ

گرݜزان وَحدَت جہاں آکاش مائݨ

پران چھی حرفہٖ حرفے لوحِ محفوظ

اُمی اُسِتھ طۓ کُل عِلم تہٕ مائݨ

چھُ پنہاں نورِ یزدان شاہِ سلطانؒ

چھکھے عاشق کرݜن گژھ چھی نہٕ آسان

نگاہِ ذر ذرٕس پیٹھ چھس وِلایتھ

فقیرَن قطبن حکمَران مائݨ

چھُ یُدوے بےٚ پناہ جلال تھاوان

گژھے گریزݜن یہِ شیر جنگلِ تہٕ مائݨ

تِتھے چھاہ شیر حیدر منہٕ ناوݜن

فقیری تاج برسر آفتاب مائݨ

خُداین خِلقاہ وِلئس چھ مِلتھ

ژُمیٖکس پیٹھ زمانک تاج مائݨ

رجیٖد غلام محمد اَولادِ سلطانؒ

چھُ زانان میانٛی اَرمان حنان مائݨ

16-12-1976

میانہٕ سلطانے

حاضر ژٕہ میوٚنُوی جان پانےٚ میانےٚ سُلطانے

گرتم قبوٗل دَانۂ دَانےَ میانےَ سلطانے

چھم چاک دِیتمت سینٔسی مہِ کیٔنہ تراوٕ ہَزمیوٗن
گوٗمت مہِ نالٕی چوٗن زُولانےَ میانہِ سلطانے

کوٗس آسہِ مہِ ہیوی مجنوٗن گوٗمت پیوٗ متوٗی حیران
توٗبک میہِ نوٗروٗدزانہہ تہِ دِھیانےَ میانہِ سلطانے

زہدُوک پھرِیوٗم سوٗرٕی میہِ دَفتر چانہِ گُمانےَ
ژٕی عِلم دَفتر واعظ خانےَ میانےَ سلطانےِ

شلِ میون کروت حیلہ کرٔ لرٔ دودلبےَ گانےَ
شُہکی پاٹھی اَسے گلدَنےَ میانےَ سلطانےِ

دَزٕہ دَزٕہ ستی وَدٕہ وُنوٗی روٗد میوٗن صبح و شام
رِندانہِ نظرِے شیرُوم میہِ بانےَ میانہِ سلطانےَ

سوٗدائےَ دِل یَس آسہِ ستی شاہِ سلطانس
سوٗی پانہِ دائیم بسیت پانےَ مخدُوم سلطانےَ

چھی لال بھٔری بھٔری چوٗن دُوکان مےَ مےَ خانے
چھی جامِ جم چوٗن پیمانےَ میانےَ سلطانےِ

خامَس میہِ ژٕی پوٗنتہِ کرتم سوٗنتہِ گوٗمت چھم
رد میہِ کرمُت غیروانےَ میانےَ سلطانےِ

چھی سلطانٔی طالب رجید رحمانی
شوٗبوٗن تہِ لوٗبون کہکشانےَ میانےَ سلطانےِ

گُرمَے حوالےَ دِین و اِیمان چھُم نہٕ بپانےَ
رجیدتی کرکُل بِر عیاَنے مپانےَ سلطانےِ

28-04-1979

یک نگاہے

نگاہے شاہِ سِلطان یک نگاہے
درازے عمر باشی یک نگاہے

شہاہِ خلت بخشتم بےِ بہاےَ
نگاہے شاہ سلطان یک نگاہے

ژِہ گورمُت قُدرتن چھکھ ماہلکے راز
چھُنہٕ کیادَمسی بنتم میہٕ دَمساز

بَنےِ بپناہ میہٕ چھُم تی آرزوےَ
نگاہے شاہِ سلطان یک نگاہے

میہٕ پھوٹموٗت چھُم جگر جَل کرتہٕ چارَے
پرٕ یاہ سنگدِل لاگن سوٗرہ شہسوَارَے

بخشتم دِلِ رُوشن دَستہٕ گاہے
نگاہے شاہِ سلطانؒ یک نگاہے

میہٕ خوٗنس دوٗرہ زوٗرے جوٗشِ سُلطان
پرَان اَسی آیہٕ آیہِ سورٕہ رِحمان

ژِہ جل تُل پرٕدہ رازَان کرعطاےَ
نگاہے شاہِ سلطانؒ یک نگاہے

ہِنےَ دِیوٗتمےَ ژِہٕ دِل تنہٕ گوٗم پارَے
سفرَ کاٗفر پرایم میہٕ سیِ پارَے

میہٕ مشرُوٗم دَوخ تہٕ سوٗخ اَمہٕ چانیہ ماہِے
نگاہے شاہِ سلطانؒ یک نگاہے

ژِہ تراٗوِتھ آزمائش میہٕ شانہٕ دارِیم
میہٕ نی ئیہ تھیم آسائیش اٗشہِ بانہٕ گاٗرِم

میہٕ گیلان ہنین پرٕدی گرِتھ پاہِے
نگاہے شاہِ سلطانؒ یک نگاہے

ژِہ وُل تھَس ازخوٗدی خوٗدگوٗ کھ سنگدِل
جمالس ژِے مَدی جلال ناٗزِل

رجیدس ستی ہر تحریر وُفاہِے
نگاہے شاہِ سلطانؒ یک نگاہے

16-11-1976

تھوڈتُل نقاب

بےِ تاب گوٗس عاؔلی جناب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب
جِسمَس مہِ چھُم ہَنہٕ ہَنہٕ عذاب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب
چِشمَن میہِ گوٗمُت چھُم سُراب   فکرِ و غمو کوڑھس خراب
ژِ ےنش بہٕ ہیتھ آس ئے کتاب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب
چھُم نےٚ میہِ حاؔصل کینہہ ثواب   ئے تھر چھم چھس لاجواب
دَرعاؔجزی چھس آب و آب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب
زاؔنتھ گُناہ چھم بےِ حِساب   روٗدُکھ توے روٗپوٗش جناب
روٗدُم نہٕ وَنیہ کیھٔ آب وَتاب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب
مُشرِتھ میہِ حق گوٗ دَرشباَب   اِظہار کرِہ کیاہ چھس ذَباب
مُستی مَنزٕ ے پیوُس دَر دُلاب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب
ساأِل بوٗ پیش بوٗ ترَاب   فلاء تَنھر شوٗبیم جواب
ژِھینہٕ غمچِی ساأری طناب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب
دِیدَارہ موٗکھ چھم پیچ وَ تاب   وُچھ ہےِ بوٗہ رفیے پھولہٕ وُدن گلاب
أنچیہ گھٹہٕ کھیہٕ زَن آفتاب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب
چھکھ عاشقن ہونٛد مِحرَاب   أسی خستہٕ گیٔ دَر اِضطرَاب
رجیدیؔ کروین لُعاب   تھوڈتُل نِقاب تھوڈتُل نقاب

16-03-82 During 21 days continious illness of Sultan

درکار خُفتہ مشو ذِکر و اَذکار دائیم

دِلِ من مشغول درہو ذِکر و اَذکار دائیم

درقفس خود مَن بَستہ بےِ گناہ نادانستہ

مجنون اَزکار مشو ذِکر و اَذکار دائیم

بےِ یار کےِ آین ~~وِلیو~~ [دانیز] بےِ کار چہِ پےِ دَستہ

درنار اَز مَن مَشو ذِکر و اَذکار دائیم

غافل بَر دَر خُفتہ رنجید اَز و مَستہ

در خواب غافل مشو ذِکر و اَذکار دائیم

☆☆☆☆☆

کلیدِ گنج سلطان لا اِلہ اِلا اللہ

کارِ رِندان کُل جہان اَست لا اِلہ اِلا اللہ

سالکان رامنز لش کوتاہ کردازین ذِکر

لامکان معلوم شُد شان لا اِلہ اِلا اللہ

اَز وجودے این لُطفِ حق یامت آدم اصلِ خود

توبش منظور شُد شان لا اِلہ اِلا اللہ

کس نہ شُد وُصل الزماں تانہ یابد مضراین

نور محمدؐ جان احداست اِلا اللہ

عِلم کُل کُل بصارت سیرِ اسرار مُخفف کُل

محمدؐ رسُل اعظم شان لااِلہ اِلا اللہ
گنج ازل نورِ محمدؐ بابُھا علی قرار
ذُولفکارے ہر پیمبر لااِلہ اِلا اللہ
چہ مے گوئم واقفِ راز عاشقِ توحیددان
کرد قبول رازِ رجیدؔ لا اِلا اللہ

22-02-1977

سلام بخدمت پیر

اسلامُ علیکم شاہِ سلطانوؑ   وعلیکم کرُم پیرہ میانیوؑ
دوُریر چوئوی چھس نہٖ ژا لانوؑ   وعلیکم کرُم پیرہ میانیوؑ
دَادِین میانن ہُندہ دَرمانوؑ   نظرِ ے چانیہِ نیرہ ارمانوؑ
اِفشاء کردَہان تیرِ گرَانوؑ   وعلیکم کرُم پیرہ میانیوؑ
رحِمتک گنج چھک پانہٖ بأ گرانوؑ   دأ ریتھ ہکم چھسَے پرأرنوؑ
کم نوؑ گرِھی چھکھ سخی درَزمانوؑ   وعلیکم کرُم پیرہ میانیوؑ
سرتُل کر نگاہ چھکھ نِگہبانوؑ   چشمَے آفتاب دُو جہانوؑ
ہرٗر لد ھسی تھرٗر سینہ دَزانوؑ   لارَان آس چوُن آستانوؑ
نوُرچہِ ژھٹہِ چھکھ گھٹہٖ کاسانوؑ   وعلیکم کرُم پیرہ میانیوؑ
مَلالہٖ کیاہ چھی رِندَے جہانوؑ   ہنٗہ آس دَرواوہ طوفانوؑ
ننعت میہ گرسنم و منہٖ سلطانو وعلیکم کروم پیرہ میانو
سفرتُیل تیوٗل گوٗم تُل میوٗہ دانوؑ   ژھنڈِتھ آس کوہ تہٖ بیابانوؑ
رجیدؔ عاشق چوُن دانہٖ دانوؑ   وعلیکم کرُم پیرہ میانیوؑ

مَن سرٕہ کےٚ دِلاوَروٗ
زوٗہ وَندیوٗ ہوٗہوٗ

شیٚر وُھی اَرمان کھیوٚہ
زوٗہ وَندیوٗ ہوٗہوٗ

عٔشقہ دٔرِیاوٗ کرسروٗ
پان زُوٕلتھوٚ پوٗنپوٗریوٗ
فَانَس ژٕہ نوِہ دیتستوٚ
زوٗہ وَندیوٗ ہوٗہوٗ

سالِک خاموٗش گیوٗ
زاہِد تَتہِ نوٚیپوٗہ
رِندیوٗ کوٗہ گرٕیز تلوٚ
زوٗہ وَندیوٗ ہوٗہوٗ

أنتَمھسَ تَتہِ گرٕینْد چھنوٗ
تِی وٕچھِتھ گَس ہَیہِ گووٗ
وَحدَتُک جام ٔمی چیوٗو
زوٗہ وَندیوٗ ہوٗہوٗ

سیٚزہ مٔز کےٚ جاناوارٕوٗ
بوٗز نا خوٚش خبَرٕوٗ
میأنی ژٕھایہِ کرَ ژٕلیو
زوٗہ وَندیوٗ ہوٗہوٗ

ڈزِیتھ گُنزِ کہِ ڈھوٗنگلوٗ
لعَل کوٗہ کھٔیٹِتھ پھِیوٗ

اَمِہ سرِہ گوٗم سوٗرۄ
زوٗہ وَندِیوٗ ہوٗ ہوٗ

بحرَس چھَس کِنارۄٗ
وائوِہ طوٗفان ژالیوٗ

رجید ہیٔتھ دَم چھیوٗ
زوٗہ وَندِیوٗ ہوٗ ہوٗ

14-10-1970

بعد روپوشی ہوئی سلطان کی جلال
جو یک لمحہ صحبت میں نہ ٹِک سکے بن گئے دلال
کوئی بھنگی کوئی گوایا کوئی رشتہ دار
ندامت کی حوریں دربغل بن گئے گلال
جس باطن کے مقرف تھے زہ ہوش درجلال
وہ آج مقبرہ پر پاتے ہیں تازہ شفال

پیرہ چھُی پیرہ سوند سوال

کیا زہ چھی میوٗنوی ملال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

کوِ بوہ پیوہ سے دَرزَوَال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

وُچھتۂ مہِ کن کیاہ بنیوٗم
ہردہ وَاوَ زن فُریت گوٗم

چھس بوہ ہیریتھ زن شِغال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

دَرصفات چھکھ لا اُبال
دِل شِکستن چھکھ وِصال

تھاوَ ہز میوٗنوی خیال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

موٗءے موٗیِس ذِکرچائی
دِلسی گُل فِکرچائی

اَسوٗن شوٗبیاہ بےِ پَروبَال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

ہَرم مہِ تھف چانن کھرن
دوٗریر بوہ چوٗن چھسنو زَرَان

اَئین دَھکے چھاہ بوڈ مجال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

لوبچار روٗوم بےِ تھہز
حسائبسی گوٗس بےِ خبرَ

متھ وِین ہتم ژِی دَرجمال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

پنین ووپر پاءے دِیوَان
چھم تیر بأزی مہِ کرَان

چھیندرو تھسر وتھس وَسہ وُن ہلال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

ژِے پتہ بلوہ دِیوانے گوٗموٗت
چونوی نقشِ سنتھ گوموٗت

روٗزاہ بوٗ کینہ ہوٗند پائمال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

لِرچھس پیوموٗت تھرہ چھم مہِ خار
سِتمن بوہ کوتاہ ہرہ شمار

رجیدہ چھس چونوی ہلال
پیرہ چھی پیرہ سوند سوال

08-11-1979

دِل میہِ پھٲلِم

بوزِ سلطان ٹلِہ وُنی قلم   دِل میہِ پھوٹیم دِل میہِ پھوٹیم
ذٕ دِمٕتس سبزٕ زار تیٚیم   دِل میہِ پھوٹیم دِل میہِ پھوٹیم
شاہَا قلَم چھی جاٗرِی   عِنایتھ کر رَستگاٗرِی
چھکہِ لَد سینہٕ وَارِہ بَلیم   دِل میہِ پھوٹیم دِل میہِ پھوٹیم
لکھیو اَز قلمِ سلطانی   دِیوٕ پروَانہٕ لاثاٗنی
میہِ جگرَس اَدہ خیٚے ژَلِم   دِل میہِ پھوٹیم دِل میہِ پھوٹیم
ژِہ اِرشاد چھوٗی کُن فِیکوٗن   مَسہ پتہٕ تھاوَ شبَس زُون
گھٹہِ یہِ گاش چُونوی پَلیم   دِل میہِ پھوٹیم دِل میہِ پھوٹیم
نیٚنز دِیتوٗم میم ذَاتَس   وُجودَے اَحد یَکس رازَس
دِلس ہس نورِ سلطان وَلِم   دِل میہِ پھوٹیم دِل میہِ پھوٹیم
توٚہیٖ حاطِمے شاہانے   در رلیسیھا ہیھیا تابانے
بیک نگاہ شرمیہ ژٕلیم   دِل میہِ پھوٹیم دِل میہِ پھوٹیم
غرض رجیدٔس موخر   سپدیم زاٗن شیخ یکسر
بلند کرٕ توٗ رٕچھی عٔلم   دِل میہِ پھوٹیم دِل میہِ پھوٹیم

16-11-1976

کشمیری غزلیات سے

کیمٔ سناہ گلوٗیت اُنوٚس درنار بوٗی — کھوٗلنس کیم بےٚ خبرَ بردار بوٗی

عُشقٕنِ میہِ ژاۓ نگھِ زُوٗل خونِ جگر — پَنہٕ پنٕنۍ گرِتھ تروٗنس بےٚ ہٹرَ

کیمٔ سناہ گلوٗیت اُنوٚس درنار بوٗی

لوٗسہٕ وانۍ کھوٗلنس باپار بوٗی — مجنوٗنس پامہٕ دِیٕتَم عامٕنۍ

خاص نوکتَن پھرہٕ نوٗونَس گامٕنۍ — کیمٔ سناہ گلوٗیت اُنوٚس درنار بوٗی

کھِینہٕ کھِینۍ کوٗہنہٕ گوٗس سنگسار بوٗی — زَان کرٕنَم ہیل تیم آدم رَتھَس

ماز سینہٕ روٗنیم فکرِی پَر ہُھتَس — کیمٔ سناہ گلوٗیت اُنوٚس درنار بوٗی

پاک دھۍ دھۍ کرٕنسوٗ پوٗژہ یار بوٗی — بوٗن گوٗی میہِ زالہٕ لگوٗس حیرَتس

ہوٗش ڈٕلتھۍ ہوٗشہ آس اِظہارتَس — کیمٔ سناہ گلوٗیت اُنوٚس درنار بوٗی

وِچھۍ رجیدَن پآٔنی پان ہرکار بوٗی — کیمٔ سناہ گلوٗیت اُنوٚس درنار بوٗی

30-07-1975

O

صحبتِ عمر جس سلطان سے ہوئی تھی بسر
اُف آج اسکی وہ نشان باقی نہیں

O

نظر جو دو جہاں پہ نظر ہی نذر ہے
وجود اپنا ہی اپنا رہ گذر ہے
یہ راز جو دید میں اشک
کہ غیروں کا یہ عشق رہ گذر ہے

غضب کی آگ کا یہ شولہ شعلہ
فرار ہوکر ہی میری رہ گذر ہے

ستم نے کب کیا ہے سوختہ سوختہ
واں کی باد کو یاد رہ گذر ہے

ہوئی جو بستہ تن تنِ تنہا
دلِ سوزان سوزش سے رہ گذر ہے

کرے جو خود کی پوجاء بُت ہی بُت ہے
نِگاہ کو ہر بُت کدہ سے رہ گزر ہے

ہوا مِسلم جو وہ ہے سجدہ سجدہ
شکن پہ ٹیکہ سے تب رہ گزر ہے

کرے کون گِلہ آہ وہ کافر کافَر
کہ بُت کو طواف سے ہی رہ گذر ہے

پسند ہے مجھ کو زُنار توبہ توبہ
کہ دانون سے خالی صاف رہ گذر ہے

زبانِ دل سے وِردِ اللہ اللہ
رجید دیالگامی کو تو ہی تو رہ گذر ہے

29/9/1969

الغیاث

الغیاث یا سلطان خوبان الغیاث
آمدم باصد ارمان الغیاث

وقتِ سلطان ذاتِ تواست لاریب
فکر جلال با جمالت الغیاث

جوروستم برداشتم تا ایں دم
وزتغافل کے رواست الغیاث

دین و دِل بُردی شُدم آه بے قرار
کُن سخاوت بخش انعام الغیاث

برمَنے دلِ داغدارے مرہے
خون ریز ادرار شده است الغیاث

عالمے تو عجب حالے بے بیان
کس نے گویم دور ونزدیک الغیاث

درپے اَت عمر کر دم جان نثار
یک نگاه از فخرنِ خود الغیاث

قصدِ تودارد نہ دخلے کس بشر
برمنے کے ایں پزیرد الغیاث

شوامِ شب مجلس آرایاحکیم

دردِ مارا کن دوازود الغیاث

درجہ تو کس نہ داند یا فقیر

ازجلالت بیم دارم الغیاث

بے کس و نادار محوِ انتظار

کم نہ باشی درسخاوت الغیاث

کوئے توشُد مسکنم بس ہجرِ کے

نامۂ رجیدؔ دیالہ گامی تر الغیاث

26-07-1977

پایئے

دَربار چوٗن اُسی آیئے سُلطان کر میوٗن پایئے

موٗژرِیکھ ژہ گنڈ چھُم رایئے سُلطان کر میوٗن پایئے

برسرِ میہ چاٲنی پایئے چھُم تاج اُمیکوی سایئے

چونوی چھ راج ہر شایئے سلطان کرمون پایئے

وَسہٕ چھُم میہٕ چاٲنی مایئے پژھ چھُم میہٕ چاٲنی ہر شایئے

رحمت میہٕ دِیم بےِ وایئے سُلطان کر میوٗن پایئے

تَل نےٚ بوٗہ آس پیٹھ تایئے چھُر چھُر کرَان چھُس مایئے

جگرس میہٕ چھُٹ ہایئے سُلطان کر میوٗن پایئے

لاگِیہ بوٗہ ہتھ ہتہٕ نیایئے اَزلنہٕ نیایئے اُنزرَایئے

بے سر بہ سے سرمایئے

ٹُولنہٕ تھف تھدہِ پایئے ‌ ‌ بےِ بَس بوٗہ گوٗمت ضایئے
رَٹ نَم ژِہ میانہِ نایئے ‌ ‌ سُلطان کر میوٗن پایئے
فرِیاد (یا) بوٗہ آس کرِیکھ لایئے ‌ ‌ پیرو میہ رَچھ زیر سایئے
گَتھ چائے دِل شہلایئے ‌ ‌ سُلطان کر میوٗن پایئے
پُر عیب چھس پُرخطایئے ‌ ‌ آمُت بتھ مژ سرایئے
چوٗنوٗی عفوٗ انگرایئے ‌ ‌ سُلطان کر میوٗن پایئے
اِستادہ شوگر عطایئے ‌ ‌ وَد وَد بھریتھ آیہِ جایئے
رجیدس راز باوِے ‌ ‌ سُلطان کر میوٗن پایئے

27=08=80

O

تقدیر کی دنیا میں تدبیر ہے دشوار
ورنہ کوئی گِلہ سلطان سے نہ ہوتا

O

سُلطان حمزہ کشمیری

اے آبِ رواں گوٗھتہٕ دوٗان وَنتہٕ سلطانس
کیاہ چھس گوٗمت میوٗن ملال نوٗرِ جمالس
وَچھس تمس میانی اشکہٕ ریزی آب چھس درآب
میہ لولہٕ تَب تیم سوٗندسنیوٗمُت بےتاب چھس بےِ خواب
چھس کوٗنہٕ گوٗھان میوٗن خیال تس جاہ جلالس
اے آبِ رواں گوٗھتہٕ دوٗان وَنتہٕ سلطانس

چھِم خاک ءگِمٕژ پاک کرٕتم نظرِ اَکے ءتتی

یِمٕہ پاک مِلوٚن تَس ژِے چھےِ عُطرِ عرقےِ ءتتی

گنڈِتس ژٕہ پا زیٖب لال میٲنۍ شاہِ شاہبازَس

اَے آبِ روَاں گوٚژھتہٕ دٔوان وَنتہٕ سلطانسؒ

کمہِ زِیوہِ وَنے بوٗہ کیاہ ژٕہِ وَنہِ ہَس میٲنۍ بدٔحالی

چھُس لغزِشن منٛز بوٗہ بڈٕ یوٗمت سوٗیٚ طوٗق چھُم نالی

کیاہ سناہ ییٚس نا آر میوٗن تَس ماہِ گُلاَس

اَے آبِ روَاں گوٚژھتہٕ دَوان وَنتہٕ سلطانسؒ

گُوزہ رَاوتَس ژٕھ ڈالی میٲنۍ بال چھُس آوار

چھوٚکہٕ لدٕ سینہٕ ہیتھ چھُس بوٗہ پھیرَان کوٗچہِ بازار

رِٹتھ سوٗیٚ زرَان میٲنۍ پامالی چھُس قید بند زاَلس

اَے آبِ رَواں گوٚژھتہٕ دَوان وَنتہٕ سلطانسؒ

کرٕہ تَس عرٕض چھُسناہ پٔشند تَس میٲنۍ غلامیِ

یُس کعبس آسہِ ہجدٕہ دِیوَان خاکِ سلامیِ

دِپِتَس سنبھال تَن سوٗیٚ یُس چھُی کرَان ژھلہٕ بَس

اَے آبِ رَواں گوٚژھتہٕ دَوان وَنتہٕ سلطانسؒ

پھِر تن میہِ کُن دِچَس چھم عمرِ ہ گُدریوٗمُت
پیٹھ بار کنڈین شاہ اَکِ اکِ میہِ گزریوٗمُت
کرٚتَس رجیدون   اودوٗر نامے پیشِ سرٚکارَس
اَے آبِ رَواں گژھتہٕ دَوان وَنتہٕ سلطانس"

13-06-80

ندامت

بوہ ہَز چھس خستہٕ گوٗمُت   کَمَن زانہِہ چھی نا گُمت
میہِ گوٗمُت پارہ پارَے   ژہ بوٗز کنَاہ اِشارَے
لِژھے مٔز چھس بوٗڈیوٗمت   کَمَن زانہِہ چھی نا گُمُت
بُوہ نالان آس کوٗتاہ   چھُ نالَن تہِ آب میوٗن آہ
رَگن خوٗن خُشیک گوٗمت   کَمَن زانہِہ چھی نا گُمُت
عُشق پیوٚم اُشکہٕ سیلاب   گُمُت گوٚت خوٗن خراب
سفیدَس میہِ کالہٕ گوٗمُت   کَمَن زانہِہ چھی نا گُمت
پٔریوٗن گوٗمُت میہِ جگرَس   وِزِ وِزِہ تَتھ بوٗہ چھونٔتس
میہِ سوٗرَس تہِ سوٗرگوٗمُت   کَمَن زانہِہ چھی نا گُمت
بوٗہ گُرمُت عاقلو رَد   گوٗمُت چھس تہنٔدِ کھوٚتہِ بد
بوٗہ مانٕہ کرپل چھس شُرکیوٗمُت   کَمَن زانہِہ چھی نا گُمُت
سرَائے مٔز بوٗہ بےِ رَائے   یوٗان اَیم میہِ برِنہٕ ژھاء
رجیدِ سرِ رَاہ چھُ پیوٗمُت   کَمَن زانہِہ چھی نا گُمُت

4-3-1979

مَسہ رُوشُوم

مَسہ روشُوم ژٕہ چھکھ سلطان پیرٕ
میہ دِیتم جایہ چھپنس میانہِ پیرو
بُتھ آمُت وُنتھ گس زانہِ پیرٕ
مَسہ روشُوم ژٕہ چھکھ سلطان پیرٕ

بوُدھودُمت پیوُمتی کوُس میہ وِچھم رِہہ
پرِیُن گوُمت جگر گوُمت میہ چھم ہیٔہ
میہ گرمُت پاہوی طوفان پیرٕ
مَسہ روشُوم ژٕہ چھکھ سلطان پیرٕ

خوشِک گوٚسے بوُہ پیوُسے زن خُسک چوُب
غمو فِکرو گلس گوٚس زن زرد چوُب
پزیاہ کرُون کریوُٹھ اِمتحان پیرٕ
مَسہ روشُوم ژٕہ چھکھ سلطان پیرٕ

پرٕتھ اُمی بوُہ گوُس تراُوِم میہ ہستی
اَلفِ نقش بوُہ گوُس ہیرِم میہ نیستی
عطایہِ گل علِم کر جل میہ پیرو

مَسہَ روشوُم ژہ چھکھ سلطان پپرؤ
بوُہ ہَر رَنگ گوُس تنگ زَنگ چھُم پیوُمُت میہِ
چیمرؤ بازر چھُ گتھ گوُنگ چھُم گوُمُت میہِ
قلم تُل وُنی میہِ کرَ سیوُد شان پپرؤ

مَسہَ روشوُم ژہ چھکھ سلطان پپرؤ
گُلس ژی میوُل کروُم چھسے حوالوُ
ملالے ترابو رحموُن چھی سوالوُ
رجیٖد دِیالہِ گامَس برَلب جان پپرؤ
مَسہَ روشوُم ژہ چھکھ سلطان پپرؤ
04-03-78

یُوت سنگ

یاروَنتم کیازِ لوُگتھ یوُت سنگ
عُشقَنی کوُژ عقلِہ ستی کوُت جنگ
نال ثنگ چھَم چال ناموُس گیم ثنگ
یاروَنتم کیازِ لوُگتھ یوُت سنگ
آشےِ چانے دَشتہِ گنجم آستانَی
ساده زاَنتھ لوُٹھ کرُتھم ارمانَی
پاره کرُتھم زِیرلب تھوُتھم میہِ چنگ

یاروَنتَم کیازِ لۄگُتھ یۄت سَنگ

چانہٕ ہٲستی تَل میہٕ رٔژھم نیستی

چانہٕ کوچہٕ خاک میہٕ لٔجم بٔستی

وَاوہ طوٗفانَن میہٕ کرَنم زَردٕ رَنگ

یاروَنتَم کیازِ لۄگُتھ یۄت سَنگ

ییلہٕ ژِہ ہیوٚت تھَس میل میہٕ پوٚرتھَم تکبیر

لولہٕ شراکہٕ ستی بیوٚن میہٕ کرِتھَم کلہٕ ہیر

تَنہٕ دِیوان آس چانہٕ فِکرِ ہند جیرٕ نگ

یاروَنتَم کیازِ لۄگُتھ یۄت سَنگ

دِیگھِ لوٚد تھَس نارٕ زُولنَم فِکر و غم

سینہٕ روٗتھَس لونکھ گیلوٗن گوٚم دَم

زُورِ دَمَن تھوٗد بوٗہ تُلتھَس دُسہٕ پرینگ

یاروَنتَم کیازِ لۄگُتھ یۄت سَنگ

کرُیوٚھٹ گُرتھَم شَب وَرُوٗز گوٚم دَر ہوا

نَے زمین نَے آسمان پیوٚم بَرَرضاء

سیم آبکی پاٹھی گُرتھَم شَب وَژنگ

یار وَنتَم کیازِ لۄگُتھ یۄت سَنگ

چوٗن طیوٗرِ آس خلیل گُرتھَس جُدا

امتحانا کیاہ جیلل زُونتھ رَوا

ناد لایِے رجیدسیؔ بِے وَژنگ

یار وَنتم کیازِ لوُگتھ یوٗت سنگ

16-03-1984

ہرسال موسم خزاں شروع کی آمدہ علامت ایک پرندہ کیڑے جو دیہات میں ہردہ روچھ اور سرینگر میں دچھ پوپُر سے موسوم ہے۔ اس موسم میں نہ تھکنے والی سُر میں محور رہتا ہے جو یزبان عمل فرض دائم کہلایا جاتا ہے کے بارے میں یوں غفلت سے ہوشیاری کا حس یزبان رجیدہ ہے:

ہَردَے گوُرم ہَردَے رُوچھی   مہِ نا سونچھوُی تِ کیاہ گوٗ
دَم دِیتھ سوٗزاہ تمِ کیاہ کونچھی   مہِ نا سونچھوُی تِ کیاہ گوٗ
سوٗنچ ہستی برِیم مہِ ڈیوٗ تَم   ہستی ستی ہُستاہ دزاس
کوٗہ بوٗہ ذراسوٗ بےِ عقل موٗنچی   مہِ نا سونچھوُی تِ کیاہ گوٗ
ڈیوٗنٹھم زِتھی فاٗنی سرائے   میٹھ نیندر تراوم میہ
بےِ سرُ و سامان دزاس بوٗہ لوٗچی   مہِ نا سونچھوُی تِ کیاہ گوٗ
ھارچِ گرمِ سنز مدہوٗش گوٗس   زوُنم پانے بوٗہ زایوٗس
شبابہٗ زوٗرَے لیچو بوٗچھی   مہِ نا سونچھوُی تِ کیاہ گوٗ
سُن تہٕ ڈگنوٗی گوٗی میہ ہشتی   قصاب لوٗگوم نَنہِ وانے
حاصل اُیم یم خوٗنہِ کوٗچھی   مہِ نا سونچھوُی تِ کیاہ گوٗ
مَوٗرَے ستی تھوٗریلی ژاہیم   ہیمس تہٕ ہیمس تہٕ ہیٚس کرُ میہ جواب
کھیلیسی منز میہ روٗدم ژچھی   مہِ نا سونچھوُی تِ کیاہ گوٗ

دوٚستی کرٕموٗ سرفِش ستۍ   پوٗتی وٕلموٗ پانٕس میٚہ
رٕگہِ رٕگہِ تیٚژ لوٗم سوٗ زہر پانٕس   پیٚوٗسے پسار گوٗس ناتوان
لوستھ کرٕم نوٗکانسہِ تہِ کوٚچھی   مہِ نا سونچھوٗی تِی کیاہ گوٗ
ژٕژہ روٗنس بوہ نیٚلہِ ہردین   کاوٗ و کاوٗن تلم میٚہ ٹاوٗ ٹاوٗ
گوروم اَدہ میٚہ ہردٕے روٗچھی   مہِ نا سونچھوٗی تِی کیاہ گوٗ
رجیٖد دٕم تھاوٗ دُنیا چھُ فانی   جانٕی کرٕ چھکھ وٕنیٚز معصوٗم
عاقلس سِقاہ ہرٕدہ رُوچھی   مہِ نا سونچھوٗی تِی کیاہ گوٗ

01-01-1973

دِل چھُم نالان

دِل چھُم نالان رٕاتھ دوٗہہ
اُشہ یِتھی چھلُم کالہِ روٗ
اَکھ قطرٕہ اَنہِ ناروٗبرٕو
ہارٕس میٚہ گُرٕنم وٕارٕہ یوٗہ
گِیٚندہ گیٚندہ میٚہ کوژنم سوٗبہِ سوٗ
چھلہِ چھلہِ دوٗلنس شنگ کوٗہ
زِیرہ زِیرہ ڈٕلنس زیرِ کھوٗہ
دِل چھُم نالان رٕاتھ دوٗہہ
ترٕاوِتھ بوژوٕنس بےٚ سرٕو

ژھلۂ ژھلۂ لۆگنس رکمہ ژھلوٗ

لۆسُم میہ مندٕنین شایہ دوٗ ہہ

دِل چھُم نالان رَاتھ دوٗ ہہ

گوٗنڈنس بوٗہ تیٚم از جاد موٗ

رسوا گرٕتھ وولنس ملوٗ

رجیٖد موٗژیوٗمت موٗبہ موٗ

دِل چھُم نالان رَاتھ دوٗ ہہ

11-04-1979

سِرِ سلطان العارفینؒ

چھس بہٕ خادِم چھکھ ژٕہ مخدوٗم

سِرِ سلطان چھُم علی العظیم

رَچھی بوٗہ کوٚتاہ چوٗن تعظیم

سِرِ سلطان چھُم علیٖ العظیم

کرٕمُت میہ چھُم عزم صمیم

منہٕ ناوان پژس یا رٕحیم

شہرے بولاگیر بادِ نسیم

سِرِ سلطان چھُم علیٖ العظیم

موشکہِ اِدہ فرِچھلکس از بوئے میم
اَلف قدَسِ وَندَس قلبِ سلیم
پوستِ جبین کرَس زُلفک جیم
سرِ سلطان چھُم علی العظیم
اَشہِ پائیِ چھلکس پایے عمیم
دَردَس بوُدِمس دِل نعیم
برسر چھُ شیرَس اَلف لام میم
سرِ سلطان چھُم علی العظیم
آہِ شَب وَتھرَس فوزاً العظیم
حوُرہ پرَہ ناوِس سورۃ حامیم (حٰم)
رجیدِ برَدُوش فتاحُ الصلیم
سرِ سلطان چھُم علی العظیم

اس منزلِ عشق میں کس سلطان سے تعظیم وتعریف سے بیان ندامت پیش ہے۔ آپ سرِی طور سمجھ سکتے ہیں۔

28=05=1980

جلال سلطان شَب وَروُز عوام میں گزری
جمال کی دور عقبیٰ فکر خانہ خود سے پائی

مُے چاوان

کونہِ از نظرِ خوُد مُے چاوَان
رجیدَس گُل میوُل سلطانؔ
خسکِ تَر لبِ من چھاہ زھُر وَان
کونہِ از نظرِ خوُد مُے چاوَان
طاقت بیان نیست دِل درماں
شرؤ پرِتھ پیؤس دَرِ گنجِ ارمان
آوازِ دِل چھم نار دُہَان
کونہِ از نظرِ خوُد مُے چاوَان
محیطِ بےِ کرَانوُ چھی نویدَان
شہمار اَژھَر نوُش چھکھ کرَان
سامانِ عشق چھم زوُر فُرقان
کونہِ از نظرِ خوُد مُے چاوَان
پرِژھامَیر وَاوَس جایِٔ سلطانؔ
تمہِ شایہِ انفاس کرِہ یگسَان
گُل کائنات دیوُتمَے ارزَان
کونہِ از نظرِ خوُد مُے چاوَان

صِفت صمدِی وُچھم چاٹئی ذات
سکوٗت یکسان نَفِی اشبات

دَر جلال وَجمال کانھنہ دَران
کونہٕ از نظرِ خوٗد مےٚ چاوَان

چہاردَہ زأنتھ پےٚ چوٗن پوٗان
تمہِ گوٗھتی اسد چھکھ ژٕہ گرِیوٗان

نادَان بٔنگرےٚ چھِی شُرِن رَان
کونہٕ از نظرِ خوٗد مےٚ چاوَان

زَان زَان زونہٕک گوٗس بےٚ بیان
ألف لام میم خوٗد کرِتم عیاں

جاأِے رجیدٓ تھاوٗ شانِ سلطانؒ
کونہٕ از نظرِ خوٗد مےٚ چاوَان

20-03-82

تنہائی کا دلدادہ سلطان کی پرواز
بعد روپوشی کوچہ کوچہ سے گزرے

مَسہَ روٗش

پِس آو بِٹھ روزِ کتہِ خاموٗش　　مَسہَ روٗش پہرو میکِ روٗش
چاٗنی جلالن ڈھوٗل میہِ ہوٗش　　ذَذہ روٗنَس گوٗم آکال پوٗش
نیزِہ لاییِ لاییِ کوٗرِ تھَس فرَاموٗش　　مَسہَ روٗش پہرو میکِ روٗش
ثُری پانَس لگُم سیم آب جوٗش　　گرتام میہِ گُر آرَام نوٗش
پوستَس گُر تُمی نعلین اُوش　　مَسہَ روٗش پہرو میکِ روٗش
چاٗنی گل میہِ مار برَدُوش　　بُچھِ بچھِ روٗزان چھکھ روٗپوٗش
گرِیہٗ کُری کُری میہِ ژِھیوٗن کلہٖ پوٗش　　مَسہَ روٗش پہرو میکِ روٗش
وآقفِ حالوٗ تھوٗ تھَم نہٗ گوٗش　　چھُی ژِہ پٹِنہ بَجرُک بوش
عاجز گوٗمُت بوٗہ سفید پوٗش　　مَسہَ روٗش پہرو میکِ روٗش
ہَنہِ ہَنہِ گوٗ لتھَس گوٗم سوٗسُن پوٗش　　سورزُ و تھَس بوٗی گوٗس بےِ ہوٗش
رجیدَ ژاٗلہِ کوٗت چھُس ٔرہ پوٗش　　مَسہَ روٗش پہرو میکِ روٗش

۱۹=۰۹=78

خدا چاہیے

طالبِ سُلطان ہوں خدا چاہیے　　تحفۂ یزدان ہوں خدا چاہیے
عمر کی بسر کوئے یار میں　　عشق فراواں ہوں خدا چاہیے
کُتشِ معشوق ہوں خود مجبور　　دلایت نصیب ہو خدا چاہیے
ہوئے سنگ دل خدارا کیا بتایئے　　میری خاک ریزی گوہر خدا چاہیے

منزلِ زاہدانہ کوسوں ہے دور — نگاہ رندانہ ملے خدا چاہیے
تمہیں معلوم سب آہ خاموش کیوں — عاجزوں پہ رحم آنا خدا چاہیے
بااسد سلطان ملا ہمہ باکمال — تیری رہگذر ہوں میں خدا چاہیے
کہیں جونگاہ جاتی نہ ملا بجز سلطان — انتہائے سلطان مجھ پہ ہو خدا چاہیے
میں ہوں منتظر سرِ بالین ہوں تیرا — تصدیق رجید دیالہ گام ملے خدا چاہیے

17=07=76"

نظر

ژہ یُدوَے میہ نظرکرہ بکھ — میہ ماگڑہے یٔوتاہ عذاب
ژہ نےَ تھاوِھیک یِی تباہ سبٹھاہ حجاب — میہ ماگڑہے یٔوتاہ عذاب
ژِہ گُرتھس از خوُدی فلواہ — گوُمت چھس درجہاں رُسوا
ژہ نےَ تراوِ بکھ میہ درطناب — میہ ماگڑہے یٔوتاہ عذاب
زِ سجادٔیِ شرع تھوُلتھس — بوُہ کرتَس خاکی ستی خاک
ژہ نےَ وایِ ہیک شراکھ بےِ داب — میہ ماگڑہے یٔوتاہ عذاب
زہ مُلک لایزل برسَر — بُلتھ گوُہ ھم چوُں ندھر
زہ پرواز نےَ چھکہ ہیک تیز آب — میہ ماگڑہے یٔوتاہ عذاب
بِہتھ چھکھ شیر در جنگل — لگاَن چھی زالہہ کم ہانگل
ژہیتھ نےَ میہ گوِھ ہیک شُباب — میہ ماگڑہے یٔوتاہ عذاب
بِہتھ میہ چھکھ در انفاس — نفی اثبات کرتھ الماس
ژہ یُد چاوِہیک الفتوک شراب — میہ ماگڑہے یٔوتاہ عذاب

گنڈِتھ چھم میہِ زٕنجیر چاٲنؠ   وَنےٚ کَس یہِ عشقٕچ کہاٚنؠ
بوٗہٕ غیرَن نِش نےٚ گژھ ہا پایاَب   میہِ ماگِژھہےٚ یُؤتاہ عذاب
گِہےٚ نارِے گِہےٚ وَاوےٚ   بوٗہ گُرتھس یارٕ آوارَے
میہِ نزدِیکس نےٚ تھاوِہیک دُور ییک دَاب   میہِ ماگِژھہےٚ یُؤتاہ عذاب
میہِ لوٗلہِ چانِے دَزان سیھنے   مہِ ناچھُم کانہہ بیاکھ دِینے
رجیدس نےٚ ژھ بَنِہک خواب   میہِ ماگِژھہےٚ یُؤتاہ عذاب
26=08=86   ☆☆☆☆

میری آمد عبرت آہ کے بجز کچھ نہیں
حسرتِ فنائی میں تنہائی کے بجز کچھ نہیں
اشک ریزی نے نس نس کو بنایا قلزم
مجال کس کی ٹھہرے ساحل تلے تلاطم
کیونکر میرا بنے کوئی جو نغم کے پجاری
لمحات کرب بسر رجیدہ کے غم خواری
14-04-1966

سبز پوش سلطان کا دیا ہوا مطلع سال ۲۹ جون ۱۹۷۷ اور میں نے اسکی عملی تعبیر جولائی اگست ۱۹۹۰ میں بوجود شہود انجام دلائی یہ دور ریاست میں حکم قہاری کرفیو کے اندھیر میں مقید تھا اسلئے حالت سلطان کو میں نے اپنے ہی خانہ وگاؤں کے نزدیکی کا مشاہدہ کیا باہر کی دنیا بالکل بے خبر بعد روپوشی سلطان کے جو بھی نام نہاد کھوکھلے رنگے سیار اٹھے وہ اس عبرت کے بلکہ سلطانکے اسی حالت سے بے خبر ہیں۔ یہ نظیمہ غزل ان ہی ایام کی عکاسی ہے جو سلطان پر گزری۔

٥

سبز پوٚش سلطانؒ کھوٚنہٕ للہٕ نووٚم   زوٚنووٚم سلطانؒ پیر

رٕگہٕ رٕگہِ پانٔس مہِ رٔنگہٕ نوٚوٚم   زوٚنووٚم سلطانؒ پیر

دٔمہٕ دمہٕ دمِ خود تیوٚت موژہ رُوٚون   گوٚش ءستی تھاوِیمٔس گوٚش

رفتار گُفتار یُتھ لوژھ روٚوٚن   ہیرِہ بوٚن کوٚرمس لولہٕ متہٕ لاۓ

مادٔر زادٔے شیٖر چاوٕ نوٚوم   زوٚنووٚم سلطانؒ پیر

تٔنہٕ ءستی تٔن میہِ تٔنہٕ ناوٕ نوٚوم   منہٕ ناوِیمٔس چُشمِ جادوٚ

ژلہٕ وُن رُخسار میہِ جبرہ نوٚوم   زوٚنووٚم سلطانؒ پیر

سیٖنَے پٔنہٕ نوٚوی میہِ سیٖنہٕ دوٚرمٔس   گُنٛزہ رأوِمٔس سورہ اُستخان

برٔم دیُت وُچھی تل گٔچھ کرِہ نووم   زوٚنووٚم سلطانؒ پیر

سیٖنَے پٔنٛوی تِکیہِ تھوٚمٔس   ترِیشہِ ہُت زِیوہ تالٔس

سوُیٔ کعبہٕ قبلہٕ سزہ نوٚوم   زوٚنووٚم سلطانؒ پیر

گٔم گٔم نیامٔژ مہِ پیٚش تھاوِمٔس   وٕتھ رُون لولہٕ کیمخواب

رٔمزہ ءستی راز کھوٚلہٕ نوٚوم   زوٚنووٚم سلطانؒ پیر

نالہٕ مُتی زٕچھی تاکید پوٚرٔنم   دوٚپنم چھٔنہٕ روٚپوٚش

ھرٕ ھرٕ کٔیام ژُھوٚپہٕ کرِہ نوٚوم   زوٚنووٚم سلطانؒ پیر

ؤصلکِ مقام دٔس گو پِلوان   مہمان اُوس میزبان

لرِہ لرِہ آخر لرِہ سزہ نودم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

نفسِ اللہ اللہ مےوٗل گوٗ ہَرسُووُت غوغاء

شیرن ہوٗند شیر میہِ شیرٕ نوٗدم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

دَفترہ رُخصت بوٗٹہ وَارِہ نیوٗنم باہِ محرَمکہِ شہید مہارازَن

حساب حوالہٕ دِتھ چوٗنہِ جرِہ بوٗزُم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

کھونہِ مژٕ ستھی تخَتس کھوٗلُم آشہِ کےَ آبہٕ ستی دِیوٗتمس سرَان

شرٕہکی اَطوَار میہِ پیٚرنودم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

ترَکِ ترَک مردِ سُلطانس کُس ہکہِ چھاوُدِتھی آہکی فوَار

دَس بادَس دُوس عمرِ ملہٕ نوٗدم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

نِشان الا اللہ بردُوٗش کھوٗلُم مژٕ وَتہِ ڈِیشَن مادرِپدَر

سفرِ حپہٕ کِتابہِ بَس کرٕہ نوٗدم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

قدَمے قدمے ڈبہٕ تُل وُوتم عامن تہِ خاصَن ٲرنیَس سلام

نماز جنازٕہ پانہٕ پرٕہ نوٗدم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

وَاپس آوَن مے تیٚتھ مُقامَس یتھِ ٲسی بہِ زٔمیٚن جایٕ

سِینکی سیٔزرے ماہِ پرٕزہ لوٗدم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

لیکھ وُنی اَتھ وُی خالَس وَاس دِیتھ خاکھی وُچھم توٗشان

اَدٕھ میہِ پانےَ ڈاف تراوِہ نوٗدم زوٗنوٗم سلطانؒ چپر

جسدِ تِس آخری سلام پرِمَس یتھ زانہہ گرِھی میونِوی ملال

رجیدّ سارِی وعدہ پالہِ نودِم زوُنوم سلطانؒ پہر

سلطان صیب کے حرکائی اعضاء جواب دے چکے تھے اور اپنی ماں خونم دیدی اور آخر اَمیری گود کا بچہ بن گیا تھا جسکی مختص حالت نطیمہ بیان ہے۔ اور میرے سینے سے تِکہ لگائے ہی واصل بحق ہو گئے۔

(۱) آخری غذا دودھ پلوائی تھی پھر اس سے بھی ترک ہوا۔

(۲) ان ہی ایام میں میرے اصرار الوداع پر ہاتھ جھٹکا کر دکھایا مرنا نہیں ہوتا۔

(۳) کئی بار میرے ہاتھ کو ملا کے وعدہ لیا تھا کہ وفاداری ہو۔

(۴) گھر سے نکال کے ماں باپ کے مزار سے نیچے جنازہ ادائی کیلئے لیا گیا

(۵) خانقاہ مخدوم کے نیچے ایک سنگ زار کو ڈبہ تل کہا جاتا ہے جہاں اسکی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

(۶) قدیم شاخسازوں کے مزار میں جائے روپوشی لی۔ جس وجہ سے اندر مقبرہ پر نماز جائز نہیں......

04.08.1990

مومن کی پکار

تمنا ہے کہ اس دنیا سے پرواز کر جاؤں
تختۂ حسرت و آہ اِختتام کر جاؤں
بے تابی و پریشانی رنگ کھو جاؤں
یہی اپنوں پرائیوں کیلئے قصہ چھوڑ جاؤں
کوہساروں سبزہ زاروں کو آرام دے پاؤں
اپنی داستانوں کو ہر رنگ فصل دے کر جاؤں

زمین وآسمان کو بھی فرصت حال دے جاؤں
نئی رنگ و بُو کو آشتی کا سبق پڑھا کر جاؤں
تمنائے یارتھی کہ ایفائے عہد پورا کر جاؤں
یہاں کی بے آرامی سے سکوتِ دام لے کر جاؤں
منتظر جو ہر آن تھے اُبلتے خون دے کر جاؤں
حرص سے بھاگتے بے غرضی کا جام پی جاؤں
دیرمت لگائے طوالت امتحان ہو ابھی بھی
زیست دوام رجیؔدہ تا قیام بقاء لے جاؤں

31-01-1966

سکھلائی نماز

سِکھلائی نماز نمازی گزرے نمازِ جنازہ مجھے ہی
حدِ شرع سے گزرے میان رکھا مجھے ہی
بنا بنا کے مسلم کا فری سے پڑا واسطہ
مرتبہ شرعیت سے رندانہ خدانخواستہ
غرض سے اجنبی ہوں آشناء یہاں ملا کون
وصل بے گانگی میں یگانہ ٹھہرایا کون
طرب و چنگ و مے کی بزم سے عداوت کیوں
نگاہ حصاری نہ ہو مٹھاس سے تلاوت کیوں
جانتا ہوں نہیں حیلہ جیلے درنظر
توحید کی تلوار سے رجیؔد ہو درگزر

مادیت رسائی کے شکم پرستی میں دل کی تار کو ظاہری سروری تاروں سے سوب خواجہ کیا گیا ہے اب کسبِ معاش کا سلسہ چلتا آرہا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ختہ از عشق خدا۔ توحید بہ رسالت مبلغ اسلام خواجہ ہندالنبی کو بھنگ وتار کا پیر ٹھہرادیا یا قابل حسرت اور کھلی توحین خواجہؒ ہے۔

گو کہ مداح۔ مناقب تصوف اظہار عشق ہی ہے بلکہ خلوت گاہوں میں وفیوں کا گانا سماح کرنا وجود اور توحید الٰہی کے اسرار ہیں۔ لیکن اس کو بازار کا علم ذریعہ جنسیات میں ڈھولک پر چڑھانا توحین اسرار علم لُون ہے۔

یا چستی

اَندر یمہ وَاوِہ طوٗفانے یہِ گشتیِ
رئِٹتھ نَم لاگتن بوٗتھ میأنی گشتیِ

پیوان ڈٖسی ہستی یمہِ جلیہِ نیستیِ
مدَد کر یامحی الدِین چستیِ

چھُ پرٛاران دِل شِکستہٕ آرہ کیٛتھ
کرٛان چھکھ بےٚ کسن ژٕیٚ سرپرٛستیِ

دِوان حاجات چھکھ ژٕیٚ دَس بدَستیِ
مدَد کر یا محی الدِین چستیِ

ہندس چھِیوی خواجہ اَول چھکھ ژٕہ چستیِ
مِنَت چانٛی ژٕہ لاٗجیتھ پاک بَستیِ

ژٕہ وَصلِ ذَات کاسان تنگ ڈٖستیِ
مدَد کر یا محی الدِین چستیِ

گرٛوٗت یٚیلہِ، ژِہ سکوٗت برجانِ پَستیِ
زِہ دِیوَار پأدِہ گیٛہ جل سوٗزہ گشتیِ

ژٕہ اجمیری ژٕہ چستی میم مستیِ
مدَد کر یا محی الدِین چستیِ

ژٕہ بیِم شرع پِنہاں لرٛژہ ستیِ
چنٛگی دَرگھوٗر اُوسوٗی دَردہ ستیِ

نیٖرٕ چانٛۍ عشقنی کوٗز مہرہ ہتی   مدد کر یا محی الدِین چستی
چھُ عاشق تار وایان دِل پرستی   چھُ جگرٕ کہِ خوٗن زالان شمع ہتی
رجیٖد پتہِ بے ریا گوٗژھ فقرُ و مستی   مدد کر یا محی الدِین چستی

27=11=86

میانہٕ سلطانے

میہِ ہزٕ رٕحمت چوٗن دامانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
نامور چھکھ شاہِ پہلوانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
زُوٗہ میوٗن پژھ یتہِ ہز قُربانے   ڈیڈٕ تَل بہٕ ہز چھُ سے پژارانے
کرہز جاری یٖہوی فرمانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
جایہِ تھزٕرس ژٕہ کوہِ مارانے   نوٗر چوٗن ہر سُو تابانے
ذرٕ ذرٕ تی کران بیانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
دأدی لدٕنیٖہ چھُ دأدی یتہِ بلانے   پہمتِن پُرسان چھکھ کران
شیالِدر دِتم پرَوانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
کوٗنہٕ حالس میہِ چھکھ سنانے   روٗزٕ ہا بہٕ یوٗت غأری زانے
چوٗن اَستھ بہٕ روٗزٕ ہا بے گانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
شب وَ روٗز گژھی ژٕے کران   اعتِقادس رأچھی چھکھ کرانے
سأری مِلت یتی چھِ سنبھلانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
نین کرامات چھکھ ژٕہ ہاوانے   فیض چوٗن سأری چھِ تھبکانے
تائین رأضی چھکھ ژٕہ کرانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے

صِفتِ رَبُ العالمین ژِہ پزِ لانے   ڈُلی ہتمن وَتھ چھکھ ژہ باوانے
حُکمہٕ چانہِ بہٕ چھس حُکمرانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
بَجر چوٚن دِپنس چھُ تابانے   حیات توٚہہِ نش چھُ نھنانے
اَز اوٚیسی رازِ روٗح باوانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے
شانہٕ بُڈھ چھکھ وُچھانے بوٗزانے   اِمدادِ مُرید چوٚن ارزانے
دِیالہٕ گام رجیدؔ توحید چھی پرانے   میانہِ سلطانے میانہِ سلطانے

~~27.11.86~~
2-03-83

○

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولا ونعیم النصیر   سلطانِ کشمیر بوٗزِہ میاٗنی سیر
سَتھ چھِم چاٗنی چھکھ مرَدِ پیر   سلطانِ کشمیر بوٗزِہ میاٗنی سیر
رَنگہٕ رَنگہٕ بَند گوٚس دَر زنجیر   فرُدم قِسمَت گوٚس بوٚہ اسیر
غاٗفِل روٚدُوس روٚدُوم ضمیر   سلطانِ کشمیر بوٗزِہ میاٗنی سیر
نَفسن گٹہِ متھز لاٗینَم تیر   سرِ رَاہ پیمٔو چھُ میاٗنی ہیر
آم کیاہ لبھنہٕ دَرتقدیر   سلطانِ کشمیر بوٗزِہ میاٗنی سیر
عمر مہِ راٗوم کران تدبیر   طمَع گرٚی گرٚی موٚشرٚوُم مُشیر
آس بہٕ وُنی کران توٗبہٕ تقصیر   سلطانِ کشمیر بوٗزِہ میاٗنی سیر
چاو تَم پننہٕ بَحرُک شیر   کرتَم زِندٕہ چھکھ بدرُالمُنیر
بِے بال وُپرَ کوٚت گژھ بہٕ صغیر   سلطانِ کشمیر بوٗزِہ میاٗنی سیر
سُلطان شوٗبان خاٗلی فقیر   تھف میہِ دَامنَس کرٔمے چیر
رجیدؔس وُنی بَنتَم بشیر   سلطانِ کشمیر بوٗزِہ میاٗنی سیر

24.12.1973

فقیر کی درجہ سلوک کی یہ شان ہوتی ہے کہ کسی تو تکلیف نہیں دینا چاہتا۔ اسلئے سلطان صاحب حض رت یعنی رٹات خون نہیں سننا چاہتے بلکہ صرف حض ہی مناسب قرار دیتے ہیں۔

BLOOD

کوہِ مارانس پیٹھ جلوہ گر — حَض سلطان چھُے بندٕہ پروَر
نورِ یزدانس کران للہٕ کھر — حَض سلطان چھُے بندٕہ پروَر
پھِکتھ یوٗس ناد لایِ ژِے برٛدَر — مِہرچ نظر چھُکھ کران سر بسَر
ناشاد دِلنٕ کران خوش ترٛ — حَض سلطان چھُے بندٕہ پروَر
تھزٕرس تخت کھوٗلتھ دفتَر — مِشکن نگاہ چھُکھ کران بامِہر
مَنتس مُنتظِر ہر فردُ و بَشر — حَض سلطان چھُے بندٕہ پروَر
تأبِین بَخشِتھ بنان رِہبَر — دِیٖنِ اِسلامس دِیوَان تھزٕر
عدلُک حأکم کاسَان شَر — حَض سلطان چھُے بندٕہ پروَر
فیضس اُمید وار ہند سِکھ گبر — چھُس نامِ مسلم دِتم تھزٕر
کُلمہٕ پاٹہٕ بنیوٗم غمخوٗر — حَض سلطان چھُے بندٕہ پروَر
تعریف چأنی کران کوٗتر — چانِے دربارٕ نوٗرِ آں سروَر
نبیٖن لأگنے پانے شہپر — حَض سلطان چھُے بندٕہ پروَر
آمُت بُنتھ چھُم چھُس دَرسفر — عاشقی گارتَم بَنتَم سپر
رجیٖد آلو دِیوَان موٗخصر — حَض سلطان چھُے بندٕہ پروَر

23.01.1974

بوزِہ میأن عجزوزاری کاسِہ سلطانؒ خواری

آس اتھتہ دأر داری کاسِہ سلطانؒ خواری

رزھیت گوس بے قراری شب و روز گوم ناری

کرٔ میہ علاج ساری کاسِہ سلطانؒ خواری

آس پھیرت ژوپاری تھکیت پیوس بازار

بنیت آم کروم یاری کاسِہ سلطانؒ خواری

میہ گوم جگر اجاری تینگل میہ گیم لأری

کرھیمنا اب یاری کاسِہ سلطانؒ خواری

ھریے چانیہ گُل کاری وتہِ چانیہ عنبرفواری

چھو نوروک گاہ ژوپاری کاسِہ سلطانؒ خواری

ونے کیٔو لاچاری سراپا چھُم آواری

کروم ارمان ساری کاسِہ سلطانؒ خواری

رجیدس دستگاری کاسِہ سلطانؒ خواری

☆☆☆☆☆ 01=05=78

ذکر اللہ شرط ہے دعوت سلطان

پروازہ وانوں نے آج کیسے بُلالیا

کُس سِتَم

یَنھے روٗٹھُم میہٕ منٔے تتنٔے کوٚس سِتم نگارا
زِیوِہ بنٛد ہوٗپاباَہ تتنٔے کوٚس سِتم نگارا
میہٕ عشُقَن اَول یورُم لتہٕ موٚنجہٕ گوٚس خدارا
سودَزِہ وُنی کیاہ پھُکارَا تتنٔے کوٚس سِتم نگارا
رِنشۍ اُسِتھ کھَشِے میہٕ اللہ پورُنَم دُوبارَا
نیگل زِیوِہ ھوٗکارا تتنٔے کوٚس سِتم نگارا
اَول معرِفت اُچھو ڈِیوٚنٹھ رَگن تمِکوٗی اَمارا
شَرِیعت کیاہ ہِصارَا تتنٔے کوٚس سِتم نگارا
گِلے گُس کرٕہ بوہ گُس چھُس تیمۍ سُنٛذ میہٕ اِشارَاہ
بوہ گیٔل گیٔل شرم سارَا تتنٔے کوٚس سِتم نگارا
مِلت رازَس ستیٚ رَاز چھُ مازَس نوٗ خرپدَارا
ذَبح کُرتھی حرَاماَ تتنٔے کوٚس سِتم نگارا
لتَن ہنٛد ماز وَتہٕ کتَن گوٚبس آشکارَا
وٕچھِتھ عشُقُن غُبارَا تتنٔے کوٚس سِتم نگارا
سکوتَس منٛز بوٗہ ترٛاوتھَس بنٛد دارِ دروازہ

أچھر وال خونخوارا   تتنے کوس ستم نگارا

بوہ محرم اولوک چھوس   آدم برادر را

قضاء ایں دم دے را   تتنے کوس ستم نگارا

گہے تل پرٕدہ روپس   گہے ابرِ سیاہ مار

گہے دردست خنجر را   تتنے کوس ستم نگارا

آت عشقنہ کوٗندہ کیاہ راہ   کرٕن خامس میہ پوٗختاہ

رجیدؔ دیالہِ گامی حصارا   تتنے کوس ستم نگارا

30=07=71ء

کارِ رِند

زخمِ جگر پہ نمک چھڑکنا جانتا ہوں

پردہ پوشی سے راز اِفشائی جانتا ہوں

جنونِ عشق میں آہ زاری برقرار

سزائے عقل دل آزاری جانتاہوں

داستان گوئی سے سراسر رسوا کرنا

انبارِ خار سے سرمہ سازی جانتا ہوں

حسرت کدہ میں حوروں کو آہوں سے رُلانا

بجلی گرا کے نذر آتش کرانا جانتا ہوں

شبابی میں خنجر آب دار پنہاں سُو چلانا

رجیدؔہ کو ہنستے ہوئے روندنا جانتاہوں

09/09/68

فقیر کی دُعا

رُچھم اَز جوٗش دوٗیٔ نشہٕ خُدایا
میہِ چھم بُڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا
سنت پوٗلُم فرٔض کر آشکارا
میہِ چھم بُڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا
بوہ ژھارَان چھس کُنیر صِفتِ الا اللہ
اکچ تعلیم سلطان خُلِل اللہ
گوٗ چوٗنوی بوہ چھس پژتم میہِ للہ
میہِ چھم بُڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا
بُہ نزدیکی رِہبرَ وصلِ اللہ
گرٔھن دُشوار تمہِ کِس چھم میہِ بِاللہ
یہِ سکھتی شرَط گوٗم سوٗروۃ
میہِ چھم بُڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا
شہا چھکھ ننہِ وَانہِ سلطان صلِ علیٰ.
بِہتھ درجسدِ آدم حسبنا اللہ
یِہوٗان وَ ودنوٗم میہِ دَپتم توٗبے نصوٗحا
میہِ چھم بُڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا

اَز عشقِ میم کوُرتھس ژِے بوہ فلوَاہ

بئیت پرَ وَانہٖ کرہس گِتھ الا اللہ

سنبھالُم شوٗژ تھاووُم چھوٗی ژِے دَس گاہ

میہٖ چھم بڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا

ہتَن ژِے زُو گتھم گروٗت نہٖ پرَوَا

بندِے چھوٗی وَندَے یِیِی نے ژِہ للہ

بدَرجہٖ ملکوٗتی چھم سرِ اللہ

میہٖ چھم بڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا

بوہ کُرتھس دَمہٖ پھٹ چھم غمِ یلدَا

بہٖ سینہٖ کینہ کمکوٗی گوٗی ژِہ پیدَاہ

میہٖ نِش ژِے بہنہٖ جایِٔ اَذکر اللہ

میہٖ چھم بڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا

زِہ حسرَت بُودھوُدس زیِوہ قُل ھو اللہ

بہٖ سلطان چھنہٖ پاہِن لاحول ولا

کران بِالموختہ نکتہٖ بسم اللہ

میہٖ چھم بڈ مُدعا ژِے نِش خُدایا

وُجودِ اُلف سَروِ سَرہیم تعالیٰ

با امرِ کُن فیکون دِیدَارِ مولا

تِ چھی رجیدتن سلطان اِلا الا
میہ چھم بڈ مُدعا ژے نِش خُدایا

24-09-2980

زوٗلنم خوٗنِ جگر

أمی کلہٕ وٲلن مَس خٲس بٔری نَم زوٗلنم خوٗنِ جگر
بےٚ دردہ نردَس تُمی میہٕ گینڈ نَم زوٗلنم خوٗنِ جگر
رَنگہٕ رَنگہٕ ڈھرٕ کہٕ کھرین کھوٗلنس کرونس رُسوٲیے عام
خامَن ستی زنجیر گنڈی نَم زوٗلنم خوٗنِ جگر
پامال کرہ تھی میلونس خاکس سرِ راہ ترٲوِتھ گوٗم
مٲرِتھ سیاہ مار ژھایہٕ ہٕول تھوٗنَم زوٗلنم خوٗنِ جگر
جامَن لوٗ کھنَم پاموٗستی تھوٗنَم داغِ غلام
پارہ ترٲوِیتھ پارہ پارہ کرٕنَم زوٗلنم خوٗنِ جگر
اَرہ سَر میأنی تَس کیاہ چھِ زبرَ وٲئینَم تیز کرِتل
وٗغن اِقرب نِشہ پان ہٕونَم زوٗلنم خوٗنِ جگر
بازار پننے کورنس بوی شکار تیز باز اللہ ہو
اللہ زانہِ تھیکہ ہو للہ نیوٗنَم زوٗلنم خوٗنِ جگر
پادَن تمی ئُندہ چھم لادَن تے چھی پڑان سیدن سادَن
مِلہٕ وَن تَس بھیوٗن لیٖی شرٕ دِپہٕ نَم زوٗلنم خوٗنِ جگر

آبِ جوٗے چشمن خونِ دِل مےِ   روٗپے کمہِ چھُم وُچھان
مُوین مُوین حساب گنڈنم   زوٗلنم خوٗنِ جگر
بِہتھ اَند ٚگن بندٕہ بندٕہ تیلیوٗم   پھلیوٗم میہِ شَش جہات
حیات اَند رَے مَمات پرِ یوٗنَ م   زوٗلنم خوٗنِ جگر
ٚگنہِ دَشہِ گنجمس ٚگنہِ پوٗزایےِ   ٚگنہِ ٚگرمس یتھ طواف
ژ روٗین ط بندٕہ ٚگریٔنم   زوٗلنم خوٗنِ جگر
کیاہ وَنہٕ رجید دَرپردٕہ   کوس چھُم کاشَس پتہٕ لارَان
صاحبِ لاچار بیدار ٚگرنم   زوٗلنم خوٗنِ جگر

23-05-1971

اجنبیوں کے اندیشے خرد کے نکتہ چین

جنوں کی نظر میں سب اپنا ہی اپنا ہے
یار کس کو گِلہ کریں خود سے بھی چنداں گلے
آرزوں کی جہاں میں سب اپنا ہی اپنا ہے
میرے رگوں میں سیل سم عنقاء یہاں قرار
غیروں کی تشنگی میں خون اپنا ہی اپنا ہے
جینا یہاں عبث ہے مرنا ہے نابود
رِندوں کی دنیاں میں جہاں اپنا ہی اپنا ہے
زاہد بے خبر مسجد میں شمع عوام

سیاہی کے مناروں میں دم اپنا ہی اپنا ہے

قاری قرآن برسر دردست لیئے تلوار

اُمی کے الف میں میم اپنا ہی اپنا ہے

طعنوں نے سکھلادیا وجود دروجود

موجود رجیؔد کو حسرت اپنا ہی اپنا ہے

08-07-1969

سوٗدٲہ

کرٕم سوٗدٲ ستی سلطانس — میہِ پانٔس روٗدُم نہٕ تاب

پٲن پُتٕرمے اَتہِ قطابَس — میہِ پانٔس روٗدُم نہٕ تاب

خوٗن پٕٹوٗی ترِیشہِ کنہِ تھومَس — چھتھ گوٗم تِ گوٗس لاجواب

عٔشقہٕ نارِٕ بوٗسینہٕ روٗنس — میہِ پانٔس روٗدُم نہٕ تاب

آہ کرِہ کیاہ کھوٗلنَ س دارَس — ترٕونٔس بوہ دَر دُولاب

موٗئے اَکہِ میہِ گیٚنڈنم زارَس — میہِ پانٔس روٗدُم نہٕ تاب

آئینہ رِی بوہ تُنٕدرِے زوٗلنَس — اِیٚنداز َس کٔرنَم کبٲب

تلہِ تیٚنٛگل شیٖرنَم بانٔس — میہِ پانٔس روٗدُم نہٕ تاب

اُوسوٗس بوہ شہزادٕہ پانٔس — رَنگہٕ رَنگہٕ میہِ اٲسی کیمخواب

ہیٚتھ زوٗہ میہِ دِیوٗت سلطانس — میہِ پانٔس روٗدُم نہٕ تاب

کتہِ اوُسس بوہ کوُر نیوٗن س دِنٛس ڈٕتھ کرمیہِ جواب
کافر بوہ گوٗس ملِہٕ ارس میہِ پانٛس روٗدُم نہٕ تاب
عٔشقہِ میدان ہأرتھ بوہ نیوٗنس گوٗم والان پوٗس بےِ داب
رجیدؔ پوٗکھ قول وَ قرارس میہِ پانٛس روٗدُم نہٕ تاب

ان اشعار میں دور شریعت متابقت چہاررہ سلاس تابع پیر اسد اللہ پھر دور طریقت خالص فقرِ سلطانیہ کی نشاندہی ہے۔ یہ سودا کتنا مہنگا ہے آپ سمجھیں۔ رجیدہ
05=01=78

بچوں کی پرائیر

أسی چھِ معصوٗم ناد لایان یا اِلہ العالمین
بارٕگاہ چانےِ چھُ تھزٕ شان یا اِلہ العالمین
أسی چھِ دس بس یتادٕہ چھِ منگان عِلم وَعمل
کھٔہ وٗنی پوٗشہِ ڈوٗر سگہٕ ناو اِلہ العالمین
چھِ کران آغاز چانےِ ناوٕہ ستی دِناوہ تار
زِندٕگی منز انقلاب اِلہ العالمین
ژٕ ی دِیوان عقلِ سلیم چھکھ ژٕ ی کران مہر و عطا
رُت ہدایت پوٗشہِ وٗن دِی اِلہ العالمین
لیکھتم تقدیر قومس کرہ وٗفا دٔر ہر جفا
رِہنماےِ شمع ایمان یا اِلہ العالمین

عِلمکوِی زِیوَر بَخشتَم دِہٖن وُدُنیا اکہِ بجا
تھاُوِیکھ میہِ راٗضی رِہبرَ اِلہ العالمین

لینگو لِیڑھی موٗزوُر آما میانہِ دَس سپدِین بجا
زُوٗہ زاآژَن کرٗہ بوہ خدٗمَت یا اِلہ العالمین

مُیون آسوٗن بندٗگی مژ بندٗہ اَوَلیٰ نصیب
تھاُوِتَن رجیدَ حیات یا اِلہ العالمین

× × 81

لامکانے اللہ

یار بھِہت پَنئے مکانے لامکانے اللہُ
نونده بھونوی کیاه زیبانے لامکانے اللہُ

رنگہ رٗنگے سوداگارے پاٗن پانسٗ خریدارے
زالھہ لیگ گم دِیوانے لامکانے اللہُ

لال وجوہر جودوگاری دس بدس بندبازاری
پانہ تھزرس چھو تابانے لامکانے اللہُ

آیمہ عاقل یلِہ یمہ وانے چاٗن حُوسنن کرٗ حیرانے
دم پھیٹ گیی درمے خانے لامکانے اللہُ

یارمده ہوش بے ہوش گیی کیٔت کم گزند مجنون ھاٗریت
باره تمِہ پشیمانے لامکانے اللہُ

پانہ ساقی باگران میٔے   گفتار کوئی نے رفتارئے
ذِکرو فِکرین حیرانے   لامکانے اللہٗ
رِنِدہ پانٔو، کم بھندرہٕ چھیو،   بِندِرہ موٚتس میوٚل چھنو،
کمہِ باپَت کوٚہ شبانے   لامکانے اللہ ہوٗ
چاٗنی بجرَن میہِ گرٕ اشارے   شُر پانے گوٚس بےِ قرارے
رجید زانَن دِیالہٕ گام بہانے   لامکانے اللہ ہوٗ

18-02-1971

O

سلطان چھکھ نامدار   آسے بوہ چوٚن دربار
پیوٚسے پتھر لاچار   آسے بوہ چوٚن دربار
وُچھی کُس میہِ دِلکوٚی وُپھار   نارے دُودُس یِک بار
گوٚس سوٚختے آوار   آسے بوہ چوٚن دربار
اُشے میہِ اُنجی ہژ دار   پیوٚمُت بوہ چھس بےِ مار
نارس کروم گلزار   آسے بوہ چوٚن دربار
گُت بوہ گژھے عیب دار   پامو میہ گرٕ تارٕ تار
پژھے چھس اُمیدوار   آسے بوہ چوٚن دربار
نیٚنزِ ہِتھ وَنے چھم نہٕ وار   چاٗنی نظر درکار

سینَس مہِ کاَس زَنگار   سوُنوُی چھکھ ذِمہِ دَار

آساہ بوہ وَرفتاَر   آسےَ بوہ چوُن دَربار

باَدشاہِ کُت بوہ گوھےَ   ہیرِے چانےِ لژَھ بوہ ڈوُے

بوُزِتھ ژہ گِھ اَسرَار   آسےَ بوہ چوُن دَربار

پیرو مہِ چھم دَرخواست   چھکھ ژِیِ خاَص الخاَص

دَستخط کرُم یگباَر   آسےَ بوہ چوُن دَربار

آغوُ مہِ گوُی پارِ پار   تھکِتھ آس چوُن دَربَار

ژینےَ ژہ میوُنوُی آر   آسےَ بوہ چوُن دَربار

دجیید محوِ اذکار - ننیر پایہ چوں طلیدار 22-07-73 رجیدہ
سر تارہ دیتم تار - آسے بو چوں دربار

قطعات

عمر جن کی گزری مادیت کے ایوانوں میں
ہر روپ دھار دھار کے عشرت کے جہانوں میں

کب وہ جان پائیں اُبلتے تیل کہیں قادری
جو مارے نفس کے آخر ہی سہروردی

O

ارے نادانوں کیا شرماتے بھی نہیں ہو
سیاست کی مکھیاں کھاتے جسیم ہی نہ بنے ہو

ندامت کی رسوائی رونق کارِ فقر
جو بھاگتے ہی رہیں مکھیاں پیچھا نہ چھوڑیں

O

بہت شرمندہ ہوں یا الٰہی
کبھی کج روی پھل اگ نہ پائے
ہمیں مجبور کیا سمجھ مسحور جیسا
یہ راز الٰہی تہتوں کا انبار جیسا
خنشے دَربازار سج دھج کے نکلے یارب
مردان خدا کا مذاق اڑائیں تو پھر کیا

O

مادیت کے دور دور نے روح کو چھپا دیا
کرتے نہ کیا کر سکیں شکم پرستی میں

O

ولا دِل جلا ہوں کہ گلپوشی خار دار بنا دیا
مقدر میں یہ غلامی کسی کو نصیب نہ ہو

O

Sex

آسان نہیں بشر سے جنسیات کھا جانا

جس نے یہ رام کیا فقیر کہلایا

O

فخر اُسی پر ہے کہ جاوید سنت جسکے روبر

رضائے خدا کے واسطے ترک پر صابر کہلائے

O

سورۂ اخلاص کی تاثیر مجھ پہ ہو یارب

تشنگی بشریت سے خلاص کر دے یارب

طاقتِ لطف دوئی یکسوئی میں وصل ہو

زیست دوام کر دے فقرو فقیر یارب

O

کون ہے وہ جو چہل سال ہوا روپوش

خود سے نہیں خود ہی بو نکل آئی بہ جوش

زمانہ میں جو دیکھتے ہو رنگے سیار

کسبِ معاش واردات کے ہیں مُستعار

مت چل درپے سارنگ و بھنگ ساحروں کے

آخر خدا کے نہیں جابروں میں ہونگے قطار

O

صورت جوانی دیکھنے کو کیا ملے تجھے
جسکی نس نس میں اشک خون سیلاب
قربت خود کی کرنیں خود کو سجا رہیں تھیں
مردم آزادی ہی مرادیں سجوا رہی تھیں

O

میرا کام بنا ہے تیرے کوئے سجدہ سجدہ
اشک ملامت سے بنے ہر شے کعبہ کعبہ

O

شہرت بد کے ڈھولک ہمسر سونچ رہے تھے
کون یہ یقین کرتا لب بستہ معصومیت
شریعت کے زنجیروں میں زنار پہنایا
سرِ راہ بھید افشائی رہزنوں کا بنا کام
خاکی بنابنا کے نچوڑنا دستور اس کا
رولیدگی کی آزار میں کیا شکرریزی بتلاؤں

O

شب کو وصالِ یار میسر ہو ہر شب
صبح ہوئی تو اُغیار کے قطار میں نصیب ہو گئے

O

ارے عاجز تم ایسے لاچار کیوں
ابھی راضی نہیں ہوئے دکھائی راہ شہسوار وں کو
تم شیر خوار ہو یارو پنگوڑے سے برنہ آنا
مجھکو دیوانہ ہی سمجھو جنوں کی یاد دِلانا
گلشن کی وادی میں رنجیدا استغفراللہ

O

باہر کی زور دخل نہ ہو بس فطرت سے کام لو
نفس مطمعینہ جو مِلا فقرِ خدا کہلاتا
مادیت کے در پے جس کا ظن ابدیت سے رہا
اس دور میں وہ بھی تحفہ خلقان قبول ہے

O

جسکے رگ و ریشہ دو انگلیوں اور انگھوٹھے سے یوں پیوستہ
کہ دنیائے دِل کی عمیق ساگر اُسے ہی بلاش

O

تیری اصلاح مطالعہ بھیدوں کی امانت
کہیں سے نہ سوراخ ہو حسدی خیانت

O

بعدِ روپوشی روپوش ہوئی سلطان کی جلال
جو یک لمحہ محبت میں نہ ٹک سکے بن گئے دلال
کوئی بھنگی کوئی گوئیا کوئی رشتہ دار
جس باطن کے معترف تھے ذہی ہوش درجلال
وہ آج بھی مقبرہ پر پاتے ہیں نوش زر شفال

O

خود کو خبر نہیں خودی پہنچے کہاں
کسان جسدی سُلہ سلطان بن گیا
عجب تھا مکتبہ سلطان جو عجب تھی ذات اسکی
شکل انسان دیکھا جنم میں ذات ہمہ اوست
لذت پیدائش سرار ناپید ینی تھی
ایسے ذرالیعہ کو قلم ودوات بتلایا

O

ایسے ہی کھٹن جسد سے شب وروز میری گزری

جو عاداتِ کوہستانی جنگل میں پنہاں گزری

O

کس کی شباب کس کے نظر سے نذر ہوگئی

ملے گی جو سلطانی ایک روزہ گزر گزر ہوگئی

O

روح نے حکم سفر لایا لمحات کے شمار سے

آغوش ردخلق نے خود کو سنوارا

عدو کبھی دوست کبھی کبھی پیچ پیچ سفر نے تنور کی

جلن کو سنوارا پنائی کے عالم نے خود ہی توڑ دی سکوت

نامہ نوینده نے فردا کو سنوارا

فقیر مُرشد

ساکنہ ہیڈ ماسٹر غلام محمد وگے رجیدہ پیر بابا

گرلز ہائی سکول دیالہ گام

طالب دُعا ابدی نصرت روزگار

بشیر احمد گُل فاروقہ

پٹھ دیالگام تحصیل وضلع اننت ناگ (اسلام آباد کشمیر) کشمیر

According to the Chokidar of Hakura Badasgam the date of birth of Sula Saheb falls in 1907 A.D.Sula Saheb was a brave farmer of his time. He was eager to follow the path of Allah. So he got some connection with a peer sahib namely Aziz-u-Din Resident of a neighbouring village called Adda-Dharna. Sula Saheb had only two daughters and no son. In 1947 when Sula Saheb was aged 40 he lost all interest in worly affairs and material greed. Because of his behaviour people thought that he had turned mad, which was not true. So he was tightened in his home so that he can be controlled by his home people. After 12 years say in 1959 his vision was surprising and nothing remain hidden before him. He spent some time in the neighbouring villages such as Wanehama. As Sultan he was treated as a king in the spiritual world. In 1990 he passed away in the lap of Gh. Mohammad Wagay (a teacher) resident of Dialgam.He was burried in the oldest Grave yard of Shaksaz situated behind

his residence. The tomb was built by the people and they tried to help his son-in-law, but after 10 years it was demolished and a new tomb was built by a migrant who was living under the Indian Security cover. The floor and four walls of the tomb were completed in the year 2001 A.D. The rest of the work inside and the outside of the tomb was supposed to be built by ~~the~~ some people who ~~is~~ used to come in the period of Sultan for at least 10 years to his home to get his blessings.

Keeping in view the pious life of the Sultan the money which was collected by the man who gathered wealth outside the valley was not suitable for the construction work and this also reflects the greed of the person (son-in-law). In connection to the spiritual authority one has to attend his Murshid's task without consideration to any material benefits. Facts should be accepted.